



السعودية

مملکت سعودی عرب کی سالمیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے

امیر مہتمم پریس سر شاجد میر

مشرق وسطیٰ

سلطنتی صورت حال اور مادی و معنوی دریاں

شاہد شہنشاہی

”آج ایک نیک آدمی فوت ہوا ہے
لہذا تم اپنے بھائی کی
خاندان نماز جنازہ پڑھو“

(قرآن مجید)

پاک سعودیہ تعلقات دور اپنے پر



• سجدے میں ایڑیاں ملانا.....؟!

• عمر رسیدہ عورت سے مصافحہ کرنا.....؟!

• بوڑھی عورت کا محرم کے بغیر سفر حج.....؟!



درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

معیار تقویٰ و سچائی

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْحَيَّةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّنَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالصَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (البقرة)

”ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف (نماز کے لیے) منہ کر لینے میں ہی نہیں۔

بلکہ حقیقتاً اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ (کی واحدانیت) پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھے والا ہو۔ جو مال سے محبت کے باوجود قربت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو عطاء کرنے والا ہو غلاموں کو آزاد کرے۔ نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تو پھر اسے پورا کرے تنگ دستی، دھک درداور لڑائی (جہاد) کے وقت صبر کرے۔ یہی سچے لوگ ہیں اور یہی متقین (پرہیزگار) ہیں۔“

اسلام صرف چند عبادات کے کر لینے ہی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو انسانیت کے سانچے میں مکمل طور پر ڈھالتا ہے۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اسی بات کی طرف نشاندہی فرمائی ہے کہ نیکی کا معیار صرف نماز نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ تو زندگی کے تمام پہلوؤں میں اطاعت رب اور خوشنودی رب کا متقاضی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ اور آپ ﷺ نے ہر مرتبہ جواب میں یہی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ گویا حقیقی ایمان انسان کو رواداری، محبت، غمگساری، قربانی، ایثار، مصیبت پر صبر، جہاد کا شوق، ایفائے عہد اور دوسری معاشرتی اخلاقی عادات و اطوار پر کاربند رکھتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی پسندیدہ ترین چیزوں کی قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہی حقیقی نیکی اور تقویٰ کا سب سے اونچا زینہ ہے۔

﴿كُنْ تَنَازُلًا أَلَدًا حَتَّىٰ تَنْفُقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۖ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (ال عمران)

”جب تم تک اپنی پسندیدہ ترین چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے تب تک تم ہرگز بھلائی کے معیار پر پورا نہیں اترو گے۔“

اسی طرح راہ خدا میں ہر طرح کی مشقتوں اور مصیبتوں پر استقامت سے کھڑے رہنا تمہارے ایمان کی صداقت کی نشانی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

قیامت کے دن تین مشکل اوقات

[عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَا يُبْكِيكِ؟" قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَمَا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا: عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّىٰ يَعْلَمَ أَخِيفُ مِيزَانَهُ أَوْ يَنْقُلَ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ ﴿هَٰؤُلَاءِ أَهْلُ الْكِتَابَةِ﴾ حَتَّىٰ يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَفَى يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ جَهَنَّمَ] (أبو داود)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں ایک دفعہ دوزخ کا خیال آیا تو وہ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تمہیں کس چیز نے زلا یا ہے؟“ عرض کیا: مجھے دوزخ یاد آئی اسی دوزخ کے خوف نے مجھے رلا یا ہے، تو کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تین مقامات میں تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا“ ایک وزن اعمال کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے اعمال کا وزن ہلکا ہے یا بھاری دوسرے اعمال ناموں کے ملنے کے وقت جب کہ مومن اپنے داہنے ہاتھ میں اعمال نامے کو پا کر خوشی خوشی دوسرے سے کہے گا کہ ”میرا اعمال نامہ پڑھ لو۔“ یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ اعمال نامہ کس ہاتھ میں دیا جاتا ہے، کیا داہنے ہاتھ میں یا چپے کی جانب سے بائیں ہاتھ میں۔ تیسرے پل صراط پر جبکہ وہ پل جہنم کے اوپر رکھا جائے گا اور حکم دیا جائے گا کہ ہر کوئی اس کے اوپر سے گزر کر جنت میں جائے گا۔“

مذکور بالا حدیث میں پہلی بات تو یہ بیان ہوئی کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے عظیم مرتبے کے باوجود جہنم کی آگ سے کس قدر خوف زدہ ہیں کہ جہنم کو یاد کر کے رونے لگیں لہذا امت کے ہر فرد کو جہنم کے عذاب سے بچنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ قیامت کے دن تین مقامات ایسے بھی ہوں گے جہاں ہر کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا، شخص اپنی جان کی فکر کرے گا۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ہر انسان کو ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن کی بنا پر وہ قیامت کے دن پریشانی سے بچ جائے۔ غیر مسنون اعمال، بدعات اور رسم و رواج کی پیروی کرنے والا قیامت کے دن پریشان ہوگا مگر اس کی پریشانی ختم نہیں ہوگی وہ تین مقامات جن میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکے گا ان میں ایک مقام یہ ہے کہ جب لوگوں کے اعمال کا وزن ہوگا اور اللہ تعالیٰ انصاف کا ترازو قائم کریں گے وہاں اپنے اعمال ہی ہوں گے جو اسے فائدہ دے سکیں گے۔ دوسرا مقام جب اعمال نامے تھمائے جائیں گے، کوئی اپنی طاقت یا کسی کی امداد کے ساتھ اپنی مرضی سے اعمال نامہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی بائیں ہاتھ کو پیچھے چھپالے گا تو وہیں اس کا اعمال نامہ اسے تھما دیا جائے گا۔ تیسرا مقام پل صراط ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اوپر بنا رکھا ہوگا اور ہر ایک نے اس پل سے گزر کر جنت میں جانا ہوگا۔ یہاں بھی کوئی سہارا نہیں ہوگا۔ لہذا نیک اعمال کے ذریعے نجات کی راہ تلاش کی جائے۔

پاکستان فریق ہے ثالث نہیں!

اللہ تعالیٰ نے حرم پاک کو امت مسلمہ کے لیے رحمت بنایا ہے۔ یہ وہ مقدس مقام ہے جہاں اقصائے عالم سے اہل ایمان حج اور عمرہ کے لیے جوق در جوق اور شوق در شوق چلے آتے ہیں۔ قرآن مجید نے اسے پر امن شہر کہا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے یہاں کے بسنے والوں کو خوف اور ڈر سے محفوظ رکھا۔ انہیں امن کی نعمت عطاء کی ان پر رزق کے دروازے کھول دیے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں شعائر اسلام کو زندہ کیا جاتا ہے۔ جہاں رشد و ہدایت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے فرمایا تھا کہ جو کوئی تم میں سے اس گھر میں پناہ لے لے اس کو امن ہے اور یہ امن آج تک قائم و دائم ہے۔ آج اگر سرزمین حرمین شریفین (سعودی عرب) کی سلیت اور حرمین شریفین کے تحفظ کو مشکلات درپیش ہوں تو سعودی عرب کی سلیت اور حرمین شریفین کے تقدس کی خاطر پورے عالم اسلام کو اپنے وسائل وقف کر دینے چاہئیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔

حال ہی میں مسجد نبویؐ کے خطیب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ المبارک میں قضیہ یمن کے حوالہ سے فرمایا کہ جب پر امن طریقے سے مسئلہ حل نہ ہو سکا سیاسی مذاکرات بھی ناکام رہے اور یمن کی آئینی قیادت اور حکومت نے اپنے برادر اسلامی ممالک سے یعنی قوم کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا مطالبہ کیا تا کہ یمن کو پر خطر اور پر پیچ حالات سے بچایا جائے جو تمام مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ چنانچہ امت مسلمہ کو مشکلات سے بچانے کے لیے اسلامی ممالک نے خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ کی قیادت میں یمنی حکومت اور یمنی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا تا کہ مسئلہ کا معقول اور پائیدار حل تلاش کیا جائے جس سے بد امنی کا قلع قمع اور اس غدارانہ عمل کا سد باب ہو۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰) ”بے شک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور اسے تنہا نہیں چھوڑتا۔“ اللہ تعالیٰ نے زیادتی کرنے والے کا ہاتھ پکڑنے اور مظلوم کی مدد کرنے کو واجب قرار دیا ہے۔

ہفتہ رفتہ میں حکومت نے یمن کی صورت حال پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا اور پاکستان نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ بعض گفتنی و ناگفتنی باتیں بھی ہوئیں۔ جہاں تک پارلیمنٹ میں بحث کا تعلق ہے وزیر اعظم کی یہ بات آئینی طور پر درست ہے کہ حکومت کو سعودی عرب فوج بھیجنے کے حوالے سے پارلیمنٹ کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ عوام حکومت کو منتخب کر کے اسے تمام داخلی اور خارجی امور کے بارے میں فیصلے کرنے کا مینڈیٹ دے چکے ہیں۔ پاکستان کا آئین دیگر ممالک سے تعلقات یا معاہدات کی پارلیمنٹ سے توثیق کا متقاضی نہیں۔ وزیر اعظم نے خود ہی وضاحت کر دی ہے کہ اجلاس کا مقصد رہنمائی حاصل کرنا ہے۔ پارلیمنٹ نے ایک قرار داد متفقہ طور پر منظور کی جو بارہ نکات پر مشتمل ہے۔ قرار داد کا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یمن کی صورت حال پر پاکستان کو تشویش ہے۔ یمن کی جنگ میں پاکستان فریق نہیں بلکہ ثالثی کا کردار ادا کرے گا۔

اس قرار داد کے رد عمل میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے اگلے ہی روز اسلام آباد میں دفاع حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر جاری اعلامیہ اور ملک کی دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب میں کہا کہ حکومت پاکستان غیر مشروط طور پر سعودی عرب کی حمایت و تعاون کرے۔ سعودی عرب اور یمن کے معاملے کو فرقہ وارانہ جنگ قرار نہ دیا جائے۔ سعودی عرب کے معاملے پر پاکستان ثالث نہیں فریق ہے۔ کانفرنس امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی صدارت اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی نظامت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے سعودی عرب کے نائب وزیر مذہبی امور الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ العزام وفاق وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف پروفیسر ساجد میر ڈاکٹر ابوتراب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم لیاقت بلوچ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر پیر محفوظ مشہدی پیر اعجاز ہاشمی مولانا فضل الرحمن شاہ اویس نورانی مولانا حامد الحق حقانی مفتی محمد نعیم پروفیسر حافظ محمد سعید وفاق وزیر مملکت مذہبی امور سمیت متعدد مقررین نے خطاب کیا۔ شرکاء نے ہاتھ اٹھا کر سعودی عرب سے اظہار یکجہتی اور سعودی عرب کے حق میں نعرے لگائے۔ سعودی نائب وزیر مذہبی امور نے فرمایا کہ وہ پاکستانی عوام کی جانب سے حرمین شریفین کے بارے میں جذبات کی قدر کرتے ہیں اور ان پر جوش جذبات سے سعودی حکومت اور عوام کو آگاہ کریں گے۔ سعودی عرب کے حکمران اور

بشیر انصاری

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی
اس شمارہ میں

مجلس
ادارت

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 3 احکام و مسائل
- 4 یمن..... ایمان و حکمت کا گہوارہ (خطبہ حرم)
- 5 پاک سعودی تعلقات دور ہے پر
- 6 مشرق وسطیٰ کی کتنی صورتحال
- 7 سعودی ریڈیو (جدہ) سے براہ راست مکالمہ
- 8 شاہ جمعہ احمد مجاہد
- 9 علامہ احسان الہی علیہ رحمۃ اللہ
- 10 اقوام کی برتری و تنزیل
- 11 یکم کرکٹ جواوا
- 12 شہادت کی آرزو
- 13 حضرت قاری عبدالرحیم زاہد
- 14 اخبار الجماعہ

ادارہ سے تعلق رکھنے والے تمام کتابت و تصانیف کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ تیچوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ دی پی 535/- روپے
بیرونی ممالک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھوٹا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

مقام مشکل وقت میں پاکستان کی حکومت اور عوام کی طرف سے حمایت کو اپنے لیے اتنا سمجھتے ہیں۔

امیر محترم کی کال پر پورے ملک میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کی ذیلی تنظیموں کی طرف سے صوبائی، ضلعی، شہری اور تحصیل سطح پر سعودی عرب سے اظہار یکجہتی اور حریم شریفین کے تحفظ کے لیے کانفرنس، جلسے اور ریلیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ سعودی عرب کبھی ہمارے مسئلہ میں غیر جانبدار نہیں رہا، اس لیے پاکستان کو بھی اس کی غیر مشروط حمایت کرنی چاہیے۔ سعودی عرب ہمارا محسن اور برادر ملک ہے اس کے ساتھ ہمارے دیرینہ دینی، اخلاقی اور سفارتی تعلقات ہیں۔ اسے ہم مشکل گھڑی میں تنہا چھوڑنے کا تصور نہیں کر سکتے۔ اس کی غیر مشروط حمایت ہماری دینی ذمہ داری ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ غیر جانبداری، احسان فراموشی کے مترادف ہے۔ یہ بات درست ہے کہ فی الحال حوثی باغی یمن میں ہی برسرِ پیکار ہیں مگر اس بات کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ ضرورت پڑنے پر حوثی قبائل سعودی عرب کے اندر بھی جنگ لے جاسکتے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ یمنی قبائل نے مقامات مقدسہ پر پہلے بھی کئی بار حملہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ آئندہ اس امکان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا پاکستان سعودی عرب کی یمن قضیہ کے سلسلہ میں عسکری ضرورت کو پورا کرنے میں تاخیر نہ کرے۔

نیل کے ساحل سے لے کر تاجکاک کا شہر

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

سعودی عرب کی سالمیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے

دفاعی معاہدوں کی موجودگی میں وزیر اعظم پاکستان کو فیصلہ کرنا ہو گا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی سالمیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ لاکھوں نوجوان حریم شریفین کے تحفظ کے لیے اپنی جوانیاں نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں یمن سعودی مسئلہ پر ایرانی قیادت دوہری پالیسی اپنانے سے گریز کرنے، امن اور جنگ میں سے ایک کو منتخب کریں اگر پاکستان نے درست اور واضح فیصلہ نہ کیا تو پاکستان ایک دوست و ہمدرد ملک اور عالم اسلام کی ہمدردیوں سے محروم ہو جائے گا۔ دفاعی معاہدوں کی موجودگی میں وزیر اعظم پاکستان کو فیصلہ کرنا ہو گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ سعودی عرب کے ساتھ پوری امت مسلمہ حمایت کر رہی ہے۔ اگر وزیر اعظم پاکستان نے درست اور واضح فیصلہ نہ کیا تو پاکستان ایک دوست و ہمدرد ملک اور عالم اسلام کی ہمدردیوں سے محروم ہو جائے گا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ میاں نواز شریف ماضی میں ایٹمی دھماکے کے جرات مندانہ فیصلے کی طرح ایک بار پھر پاکستان کے روشن اور مضبوط پاکستان کے لیے قومی امنگوں کے مطابق پاک آرمی فوری طور پر سعودی عرب کی مدد کے لیے بھیجیں۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں نوجوان سرزمین حجاز مقدس کے تحفظ کے لیے اپنی جوانیاں نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گرد باغیوں سے کوئی قانون رعایت نہیں دیتا۔ یمن میں دہشت گرد باغیوں کا عسکری و قانونی حل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی فوج بھیجنے پر امریکی وزارت خارجہ کا بیان بھی حکمرانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے پاکستانی عوام کا مطالبہ ہے کہ حکمران آزادانہ فیصلہ کریں ورنہ درست فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے آئندہ نسل کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

دنیا کی کوئی پارلیمنٹ حریم شریفین سے زیادہ مقدس نہیں ہو سکتی۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ دنیا کی کوئی پارلیمنٹ حریم شریفین سے زیادہ مقدس نہیں ہو سکتی۔ سعودی عرب کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ حریم شریفین کے تحفظ کے لیے کسی پارلیمنٹ کی اجازت کی ضرورت نہیں، حریم شریفین کی وجہ سے سعودی عرب کی سالمیت اور استحکام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کے دورے سے واپسی پر مرکزی دفتر میں میڈیا اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کچھ لوگ فتنے کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ آگ پھیلے پاکستان فوری طور پر سعودی عرب کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کرے اور فوج بھی روانہ کرے۔ پاکستان سعودی عرب کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ اپوزیشن کو سوچنا چاہیے کہ ہر معاملے میں مخالفت برائے مخالفت نہیں ہونی چاہیے۔ پاکستان کی ہر موقع پر سعودی عرب نے مدد کی اس کے لیے وہاں کوئی مجلس شوری نہیں بلائی جانی، وہ پاکستان کی آنکھیں بند کر کے حمایت کرتے ہیں اور ہماری پارلیمنٹ میں غیر ضروری بحث جاری ہے۔ یہ سوال ہی نہیں بنتا کہ سعودی عرب کی مدد کرنی چاہیے یا نہیں، حکومت نے مشاورت کے لیے اجلاس بلا کر اچھا کیا مگر فیصلہ وہی ہونا چاہیے جس میں ملک اور قوم کا مفاد وابستہ ہے۔ عوامی مینڈیٹ والی حکومت کو عوام کے جذبات کی ترجمانی کرنا ہوگی اور عوام کے جذبات یہی ہیں کہ ہمیں فوری طور پر اپنی فوج سعودی عرب بھیج دینی چاہیے۔ بعض عناصر سعودی عرب میں بادشاہت کو ایشو بنا کر حجاز مقدس میں فتنوں کو ہوا دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں بیشتر ارکان نے یمن کے معاملے میں حقائق کے برعکس سیاسی اور مذہبی تعصب کا مظاہرہ کیا۔ ایک طرف مکہ اور مدینہ پر جان قربان کرنے کی بات کی جارہی ہے تو دوسری طرف باغیوں کی حوصلہ افزائی بھی جاری ہے۔ یہ دوغلا رویہ قابل افسوس ہے۔

مفت الطحاوی
ابو محمد عبدالستار احمد
مفت

مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کالونی میاں چمن نازیل پاکستان

فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



سجدے میں ایڑیاں ملانا

سوال

دوران نماز جماعت کی صورت میں اپنے پاؤں دوسرے کے ساتھ ملائے جاتے ہیں لیکن سجدہ کرتے وقت پاؤں کی حالت کیا ہونی چاہیے؟ اسے دوسرے کے ساتھ ملایا جائے یا انہیں آپس میں ملایا جائے؟ اس سلسلہ میں وضاحت فرمادیں۔

جواب

دوران نماز رکوع اور سجدے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز میں رکوع اور سجدہ پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اسے فرمایا: ”تو نے نماز نہیں پڑھی؟ اگر تیری موت اسی حالت میں آئی تو یہ موت اس فطرت کے خلاف ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔“ (بخاری، الاذان: ۷۹۱)

اس حدیث کی بناء پر نمازی کو چاہیے کہ وہ رکوع اور سجدے اس طریقہ کے مطابق ادا کرے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی ہے اور خود کر کے دکھائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”تم اس طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔“ (بخاری، الاذان: ۶۳۱)

سجدہ کرتے وقت نمازی کو چاہیے کہ وہ اپنے پاؤں ملا کر رکھے اور انہیں کھلا نہ رکھے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات بستر سے گم پایا میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ میں پڑے ہیں آپ کی دونوں ایڑیاں باہم ملی ہوئی ہیں اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ (ابن خزیمہ: ج ۱، ص ۳۲۸)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے آپ کو اندھیرے میں تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے دونوں پاؤں کے تلوؤں کو لگا اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے۔ (مسلم، الصلوٰۃ: ۳۸۶)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو سجدہ کرتے وقت اپنے دونوں پاؤں ملا کر رکھنے چاہئیں انہیں کھلا نہ چھوڑا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں سجدہ کی حالت میں ملے ہوئے تھے۔ اگر آپ کی ایڑیاں ملی ہوئی نہ ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ کے دونوں تلوؤں کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ نہ لگتے۔ امام ابن خزیمہؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ”سجدے میں اپنی ایڑیاں ملانا۔“ (صحیح ابن خزیمہ، الصلوٰۃ: باب نمبر ۱۹۱)

بہر حال نماز کی حالت میں نمازی کو چاہیے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے اپنی ایڑیاں ملا کر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرے۔

عمر رسیدہ عورت سے مصافحہ کرنا

سوال

میری ایک چچا زاد بہن ہے جس کی عمر تقریباً ستر سال ہے کیا میں ملاقات کے وقت اس کا سر چوم سکتا ہوں اور اس سے مصافحہ کر سکتا ہوں؟ کیونکہ وہ بوڑھی اور عمر رسیدہ ہے۔ کیا اس حالت میں پردے کے متعلق کچھ نرمی ہو سکتی ہے؟

جواب

بوڑھی اور از کار رفتہ عورتوں کے متعلق قرآن کریم نے پردے میں کچھ تخفیف بایں الفاظ بیان کی ہے: ”وہ بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید اور خواہش نہ ہو اگر وہ اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرے بغیر والی نہ ہوں اگر اس سے بھی احتیاط کریں تو ان کے لیے بہت بہتر ہے۔“ (النور: ۶۰)

کپڑے اتار دینے کا مطلب وہ بڑی چادر یا برقعہ وغیرہ اتارنا ہے جو دیگر کپڑوں کے اوپر بطور پردہ پہنا جاتا ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اپنی زینت اور بناؤ سنگھار کا اظہار مقصود نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنی جنسی کشش کھو جانے کے باوجود بناؤ سنگھار کے ذریعے اپنی جنسیت کو نمایاں کرنے کے مرض میں مبتلا ہو تو اسے تخفیف پردہ کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا اور اسے مکمل پردہ کرنا ہوگا۔ جہاں تک بوڑھی عورتوں کے سر کا بوسہ لینا اور ان سے مصافحہ کرنے کی بات ہے تو شریعت میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ہوں۔“ (ابن ماجہ، الجہاد: ۲۸۷۳)

یہ حکم بوڑھی اور غیر بوڑھی تمام عورتوں کو شامل ہے بشرطیکہ وہ غیر محرم ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: ”اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا نہ کیا۔“ (ابوداؤد، الخراج: ۲۹۴۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی بھی عمر رسیدہ عورت کے سر کا بوسہ لینا یا اس سے مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ البتہ زبانی طور پر احوال پرسی کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ واللہ اعلم!

بوڑھی عورت کا محرم کے بغیر سفر حج

سوال میری والدہ بوڑھی عورت ہے اور وہ حج پر جانا چاہتی ہے، لیکن اس کا محرم نہیں، میں ابھی چھوٹا ہوں، کیا وہ دوسری عورت کے ساتھ حج پر جاسکتی ہے جو اپنے محرم مردوں کے ساتھ حج پر جا رہی ہیں؟

جواب اسلام نے عورت کی پاکدامنی اور عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے سفر میں محرم کی شرط لگائی ہے اس میں عمر کی کوئی شرط نہیں۔ چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔“

ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جاؤ۔“ (بخاری، الجہاد: ۳۰۰۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا اس صحابی کو جہاد چھوڑ کر بیوی کے ساتھ جانے کا حکم دینا سفر میں محرم کے ساتھ ہونے کے وجہ پر دلالت کرتا ہے۔ حالانکہ وہ صحابی ایک غزوے میں جانے کے لیے اپنا نام لکھوا چکا تھا اور اس کی بیوی حج جیسی عظیم عبادت کے لیے سفر کرنا چاہتی تھی۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہاد چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جائے۔ اس سے اس مسئلہ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ محرم کے لیے پانچ شرائط حسب ذیل ہیں:

❖ مرد ہو..... کوئی عورت کسی عورت کی محرم نہیں بن سکتی۔

❖ مسلمان ہو..... کوئی بھی غیر مسلم کسی مسلمان عورت کا محرم نہیں ہو سکتا۔

❖ بالغ ہو..... کوئی بچہ کسی عورت کا دوران سفر محرم نہیں ہو سکتا۔

❖ عاقل ہو..... کوئی پاگل اور دیوانہ کسی عورت کا محرم نہیں ہو سکتا۔

❖ اس کے ساتھ کبھی بھی نکاح نہ ہو سکتا ہو۔ جن مردوں کے ساتھ وقتی طور پر نکاح حرام ہے مثلاً بہنوئی وغیرہ ایسے حضرات محرم نہیں بن سکتے۔ لہذا کوئی بھی عورت اپنے محرم کے بغیر دوسری عورتوں کے ہمراہ سفر حج پر نہیں جاسکتی، اگرچہ دوسری عورتوں کے ساتھ ان کے محرم موجود ہوں۔ واللہ اعلم!

دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا

سوال میں نے اپنی بیوی سے دوسری شادی کرنے کے متعلق کہا تو اس نے قانون کا حوالہ دیا کہ تم میری اجازت کے بغیر دوسری شادی نہیں کر سکتے۔ کیا شریعت میں واقعی دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب جب کوئی شخص مالی اور جسمانی طور پر دوسری شادی کی نیت رکھتا ہے تو اسے عدل و انصاف برقرار رکھنے کی شرط کے ساتھ دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو، دو، تین اور چار چار سے، لیکن اگر تمہیں عدل نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔“ (النساء: ۳)

لیکن یہ بات اپنی جگہ پر اہل حقیقت ہے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی بھی دوسری عورت اس کے خاوند کی شریک حیات بنے عورت کے اندر اس قسم کی غیرت کا پایا جانا قابل ملامت نہیں۔ لیکن یہ غیرت اس حد تک نہ پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز پر اعتراض کرنا شروع کر دے۔ شریعت میں کوئی ایسی نص صریح نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری ہو۔ لیکن اخلاقی طور پر ایسا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں پہلی بیوی کو اعتماد میں لے۔ حسن معاشرت کا تقاضا ہے کہ وہ پہلی بیوی کا خیال رکھے اور پہلی بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ برداشت کرے اور خاوند کے لیے دوسری شادی میں رکاوٹ نہ بنے اور نہ ہی اس سے اپنی طلاق کا مطالبہ کرے۔ کیونکہ حدیث میں ہے: ”جو کوئی عورت بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔“ (ابوداؤد الطلاق: ۲۲۲۶)

پھر حال خاوند کے لیے عقد ثانی کی خاطر پہلی بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم!



مکمل ایمان و حکمت کا گہوارہ!

حرم ————— جناب ہاشم یزمانی ————— تقریباً ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد!

اے مسلمانو! بلاشبہ تقویٰ الہی کا حکم سب سے بہترین نصیحت، مصیبتوں کے خلاف سب سے مضبوط حصار اور بلاؤں کو نالنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾

”جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔“ (الطلاق)

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (العلاق)

”جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔“

اے مسلمانو! جس وقت ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ شریعت الہی کے غلبے اور اس کے دین کو

وئے زمین پر پھیلانے کی خاطر جہاد کر رہے تھے اور انہیں اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے طرح طرح کی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ تو اس وقت یمن کے

بہاؤوں سے لوگوں کا ایک سیلاب مجازی مقدس وادیوں کی طرف اٹھا چلا آیا تھا،

حاکم النہین ﷺ سے ملاقات کے شوق میں اس وفد کے قدم و الہانہ اٹھ رہے تھے، مردان شوق کے اس سیلاب کو

لوگوں یا موت کے ڈر نے نہیں، بلکہ شفاف فطرتوں اور ایمان کی طرف راغب صاف دلوں نے اسلام کی طرف

مائل کر دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تمہارے پاس یمن سے لوگ آتے ہیں جو سب سے زیادہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں، یمنی

لوگوں کا ایمان کیا خوب ایمان ہے اور یمنیوں کی حکمت و دانائی کے بھی کیا ہی کہنے۔“

صحیح مسلم میں ہے:

”یمنیوں کے ایمان، سمجھ بوجھ اور حکمت کا کیا کہنا۔“

عہد اسلامی کے پہلے دور میں حجاز کی مثال ایک پرندے کی سی تھی، شام اور یمن جس کے دو بازو تھے۔

نبی کریم ﷺ اکثر اوقات فضائل اور جہاد کے تذکرے میں ان دونوں علاقوں کو اکٹھا ذکر فرمایا کرتے۔ عربوں

کی جڑ اور بنیاد یمن ہے، یمنی لوگ سکون و وقار اور فقہ و اعتبار والے، بلاغت و ادب اور شعر گوئی کے ماہر، پیغام

دین کے مددگار اور جہاد و بہادری میں سالار تھے۔ نبی ﷺ نے ارض یمن کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس

بات کی خبر دی کہ یمن ایمان والوں کی سر زمین ہے اور آپ ﷺ نے اہل یمن کے ایمان، فقہ، حکمت، رقت قلبی اور نرم دلی کی خوب تعریف فرمائی۔ بلاشبہ وہ اسلام

کے مددگار اور سپاہی ہیں۔

”تمہارے پاس یمن سے لوگ آتے ہیں جو سب سے زیادہ

رقیق القلب اور نرم دل ہیں، یمنی لوگوں کا ایمان کیا خوب ایمان

ہے اور یمنیوں کی حکمت و دانائی کے بھی کیا ہی کہنے۔“

طبرانی میں روایت ہے، حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میرا چہرہ شام کی طرف اور پیچھے یمن کی طرف کروا کے فرمایا: ”اے محمد! میں نے تیرے

سامنے غنیمت اور رزق رکھ دیا ہے اور تیرے عقب میں تمہاری نصرت و مدد کا ذریعہ ہے۔“

امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”یمنی لوگوں کی وجہ سے میں اپنے حوض کے درمیان سے لوگوں کو پرے ہٹاؤں گا، میں اپنی

لاٹھی سے ماروں گا یہاں تک کہ ان کے لیے جگہ بن جائے گی۔“ (مسلم)

امام نووی فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کے اس فرمان:

”میں اہل یمن کی خاطر کچھ لوگوں کو اپنے حوض سے ہٹاؤں گا تاکہ ان کی رسائی پانی تک ہو جائے۔“

کا مطلب یہ ہے کہ میں یمنیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو حوض کوثر سے پرے کر دوں گا تاکہ پہلے

اہل یمن فیض یاب ہو سکیں۔“

امام بخاری روایت کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! ہمارے شام میں برکت دے، اے اللہ! یمن کو ہمارے لیے بابرکت بنا دے۔“

اے مسلمانو! یمنیوں کے لیے پناہ گاہ اور علماء و صلحاء کی آماجگاہ ہے۔ یہاں کے باشندے صبر و حکمت و بردباری، قناعت اور بصیرت، تجربہ کاری جیسے اوصاف

سے متصف ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں ایسے بندگان دنیا کی طرف سے آزمائشوں میں ڈال دیا گیا کہ جنہوں

نے اپنے عہد و پیمان کو فروخت اور اپنی قوم کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ جنہوں

نے اپنے ہی لوگوں کے خلاف دشمن سے تعاون کیا، یمنیوں میں سے ایک چھوٹا سا باغی گروہ الگ ہوا، جسے

ایک ایسی علاقائی طاقت سپورٹ کر رہی ہے جو عربوں سے نفرت کرتی اور خود راہ راست سے ہٹ چکی ہوئی ہے۔

یمن پر اپنا تسلط جمانے اور عرب اور اسلامی ملکوں پر اپنا اثر و سونخ قائم کرنے کے لیے جس نے یمن کو اپنا بنیادی

مرکز اور ہدف بنالیا ہے۔

یہ باغی گروہ ایسی جماعتوں کا حلیف بن گیا ہے کہ جنہوں نے ذاتی یا خاندانی مفادات کے حصول کی خاطر

اپنے وطن اور دین کو فروخت کر دیا، جس کی قیمت یمن کی عربی شناخت اور عقیدہ کی صورت میں ملے ہوئی تھی۔ ان

لوگوں کو انجنت دینے اور مالی امداد کرنے میں اس برے اتحاد کا گہرا ہاتھ ہے کہ عربوں اور مسلمانوں سے دشمنی کرنا

جس کا معمول بن چکا ہے۔ جزیرہ عرب کی پیٹھ میں چھرا

گھونپنے کے لیے جو ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ اس طرح وہ اسی منظر کا اعادہ کر رہا ہے کہ جس کی فصل وہ اس سے پہلے شام میں کاشت کر چکا تھا۔ عربوں اور مسلمانوں کو ان کی اس کاشت سے کوئی بھلائی نہیں پہنچی۔

ایک طرف تو بظاہر اپنی زبان یہودیوں کے خلاف خوب دراز کیے ہوئے ہے جبکہ دوسری طرف اس کی بندوقوں کا رخ عربوں اور مسلمانوں کے سینوں کی طرف ہے۔ اس کے عرب ہمسایوں کو اس کی طرف سے ہر اس برے سلوک کا سامنا کرنا پڑا کہ جو ایک بُرا پڑوسی اپنے ہمسائے سے کر سکتا تھا۔ یہ اس کے بعد ہوا کہ جب وہ اپنے ملک میں فساد اور قتل و غارت گری خوب پھیلا چکا تھا۔

شر اور برائی کے اس ہلاک کا ارادہ ہے کہ یمن میں پرورش پانے والے اس کے بھائی اس کے لیے وہاں وہی کردار ادا کریں جو یہ شام میں ادا کر چکا ہے اور اس

راستے میں چلنے سے دم اور دین انہیں ذرا نہ باز رکھ سکا۔ انہوں نے معاہدوں اور قوانین کا بھی احترام نہ کیا، بلکہ انہوں نے ایک منتخب قانونی حکومت کے

خلاف خروج اور فساد کا جھنڈا بلند کر دیا، بادشاہ اور اس کی سلطنت کے پیچھے پڑ گئے، حالانکہ اس حکومت پر اہل یمن متفق ہو چکے تھے۔ انہوں نے سربراہ مملکت اور ان کے ذمہ دار ساتھیوں کو نظر بند کر دیا، شہروں اور بستیوں کا محاصرہ کر لیا، باشندگان یمن کو طرح طرح کے عذاب، ذلت اور تکلیف پہنچائی۔ بلاوی یمن میں قتل، لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کا بازار گرم کر دیا اور اس میں فساد، دہشت گردی اور تخریب کاری کا ہنگامہ بپا کر دیا۔

انہوں نے رہائش گاہوں، گھروں، مساجد، سکولوں اور یونیورسٹیوں کو تباہ و برباد کر دیا اور امن پسند مسلمانوں کو قتل کیا اور انہیں اپنے ہی ملک میں بے گھر کر دیا۔ ان باغیوں کا ارادہ ہے کہ یمن کو مطیع، اس کے باشندوں کو مغلوب کر کے انہیں اپنی دشمنوں کے غلام بنادیں۔ یمنی قوم کے امن سے یہ لوگ کھلواڑ کر رہے ہیں اور فرقہ پرستی کی ترویج اور دہشت گردی کا بیج بونے کی کاشت میں لگے ہوئے ہیں۔

بلکہ انہوں نے تو با آواز بلند پورے خطے کو دھمکی دے دی ہے، کھلے لفظوں میں حرمین شریفین پر چڑھائی کے ارادے کا ظہار کر دیا ہے، امن و سلامتی کے اس

ملک، اسلام اور صلح جوئی کی اس آماجگاہ میں بدظنی اور دہشت پھیلانے کا وہ اعلان کر چکے ہیں۔

﴿قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِی صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ﴾ (ال عمران: ۱۱۸)

”ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔“

اے بندگانِ الہی! سعودی عرب اور اس کے برادر ممالک شروع دن سے ہی اپنے گرد و پیش میں وقوع پذیر ہونے والے اس زبردست حادثے سے الگ تھلک نہیں ہیں، بلکہ سعودی عرب نے اپنی سمجھ بوجھ اور حلم و بردباری کے ذریعے سے فتنے کی آگ کو بجھانے، اقدامات و تجاویز پیش کر کے ان کی پاسداری کرانے، تمام گرد و ہویوں کو متفق کرنے، گفت و شنید کو شمر آور بنانے، یمن کو اندرونی خانہ جنگی

یہ باغی گروہ ایسی جماعتوں کا حلیف بن گیا ہے کہ جنہوں نے ذاتی یا خاندانی مفادات کے حصول کی خاطر اپنے وطن اور دین کو فروخت کر دیا، جس کی قیمت یمن کی عربی شناخت اور عقیدہ کی صورت میں طے ہوئی تھی

اور بدظنی اور اضطراب سے دور رکھنے کی بہت کوشش کی۔

سعودی عرب نے بڑا طویل صبر کیا اور بہت زیادہ بردباری کا مظاہرہ کیا، لیکن عقل کی پکار اندھا دھند دوسروں کا آلہ کار بننے والوں کی بے بصیرتی اور گردہ پرستی میں گم ہو گئی، اور باغیوں کو ان کھلی بیرونی دخل اندازیوں سے تقویت ملی جن کا مقصد خطے میں انتشار، بدظنی اور اندرونی خانہ جنگی کو فروغ دینا ہے۔ معاہدوں اور عہد و پیمان کو بار بار توڑا اور پامال کیا گیا تو جب کمان میں کوئی تیر باقی نہ رہا کوئی بھی آپشن باقی نہ رہی تو ایسے وقت میں امت مسلمہ کے غیر متند سپوت جمع ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان حوادث سے نبرد آزما ہونے کے لیے عقل مند، بہادر اور پختہ ارادے والا بادشاہ فراہم کر دیا، جو حرمین شریفین کے خادم، عرب اور اسلامی ممالک کے پھرے دار اور سنت اور دین کے مددگار ہیں۔ جن کا نام سلمان بن عبدالعزیز ہے۔ چنانچہ وہ فیصلہ کن یلغار اور عزم و عزیمت کا طوفان بن کر دشمن کے برآمد کردہ لوگوں پر ٹوٹ پڑا جو اس کے ملک کو تباہ کر کے اور اس کے پڑوسیوں کو ستانے آئے تھے۔ چنانچہ اللہ کے نام سے فیصلہ کن طوفان

کا آغاز ہو گیا اور برکتِ الہی سے رواں ہوا، تاکہ وہ برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے، دشمن کے سر پر گہری اور کاری ضرب لگائے اور یمنیوں کو ان کا پر امن یمن واپس دلائے، کیونکہ اسلام کے بعد ساسانی تہذیب کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی نسل عرب کی زبان پر غمیت طاری ہو سکتی ہے؛ یمن اسی طرح کا باقی رہے گا جس طرح یمن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے اسے ایمان اور حکمت کا گہوارا قرار دیا تھا، سو اہل یمن اسلام کے مددگار، عربوں کے لیے تیار ملک اور مشکلات کے لیے پائیدار ستون ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کی مدد فرمائے، ان کی قرارداد بڑی ہی بہادرانہ اور حکیمانہ قرارداد تھی، جو یمن وقت پر صادر ہوئی، جس نے اخوت و بھائی چارے اور ہمسائیگی کے حق کا خیال کرتے ہوئے، یمنی مسلم قوم کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے، مظلوم کی فریاد ری کرنے، اسے تباہی سے

بچانے اور بلادِ اسلام کو قابض صفوی لہر کے تسلط سے محفوظ رکھنے کی ضرورت مند امت کی آرزو اور خواہش کو پورا کر دیا ہے۔ بلاشبہ ہم اس عزت و قوت، دفاع و عزم، دانائی و اتفاق و اتحاد اور باہمی معاہدے

پر پوری امت مسلمہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ انجام کار اسلام اور مسلمانوں کے لیے بالعموم اور اہل یمن کے لیے بالخصوص اچھا اور خوبصورت بنا دے، اور یہ کہ یہ کارروائی امت مسلمہ میں خطرناک حد تک پھیلے ہوئے دشمن کے پھیلاؤ کے بت کو توڑنے کا نقطہ آغاز ثابت ہو۔

”عاصقۃ الحرم“، یعنی فیصلہ کن طوفان نے امت مسلمہ کی روح اور امید انہیں واپس دلا دی ہے، ان میں اتفاق و اتحاد اور اپنے دشمن کی پہچان پیدا کر دی ہے۔

اے اللہ! اس مشن کو امت مسلمہ کے لیے خیر و بھلائی کا آغاز بنا دے، کہ جس سے یہ امت تیری طرف پلٹ آئے جس سے امت اپنے معاملات تیرے سپرد کر دے، متفق و متحد ہو جائے اور سنت و دین کی مدد میں مزید بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بن جائے۔ اے اللہ! ہمیں مزید باہمی اتفاق و اتحاد، دوستی اور اپنی طرف پلٹنے کی توفیق عطا فرما۔

اے بندگانِ الہی! یمن میں سرکشی، گروہی و انقلابی لہر دراصل انہی جرائم کا تسلسل ہے جو عراق اور شام میں کئے گئے، کیونکہ امت میں پھیلی ہوئی یہ صفوی گروہی لہر بھی مسلح

اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ خیانت نہ کرو۔“
اپنی قیادت کے گرد جمع ہونے اور گھات میں لگے ہوئے (دشمن) لوگوں کے مواقع ضائع کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد: علماء اور طلباء سے اس موقع پر اپیل ہے کہ دلیل و برہان اور تعلیم و توفیق کے ذریعے زبان سے جہاد کا فریضہ ادا کریں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾ (الفرقان)

”قرآن کو لے کر ان کے ساتھ زبردست جہاد کرو۔“

مسلمانوں میں جو غلط عقائد در آئے ہیں، ان کی سنگینی سے خبردار کرتے ہوئے حقائق آشکار کرنا ضروری ہے، ایسے غلط عقائد جو اسلام کو نقصان پہنچاتے اور اگلے پچھلے مسلمانوں کے خلاف عداوت کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بڑھ کر بھی کوئی گمراہ ہو سکتا ہے جو مہاجرین و انصار صحابہ میں سے اولین اور پیشرو لوگوں کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں؟! اور جن کا کام سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اسلام کو برباد کریں، اس کی مضبوط عمارت میں شگاف ڈالیں، اس کے قواعد کو بگاڑیں اور مسلمانوں کا خون بہائیں۔ اس لیے عوام میں شعور بیدار کرو اور امانت ادا کرو۔

اے بندگان الہی! بلاشبہ مظلوم کی مدد کرنا، دین کی پاسبانی کرنا، باغیوں سے لڑنا اور اپنے خطوں کی حفاظت کرنا ایک اہم ترین ذمہ داری اور عظیم ترین نیکی ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے خادمِ حرمین شریفین کو اس صائب اور تاریخی اقدام کی توفیق دی، جسے فوری طور پر تمام عربی اور اسلامی حکومتوں کی پرزور تائید حاصل ہوئی اور کراہ ارض کی تمام اسلامی تنظیموں، شرعی تحریکوں اور علماء نے بھی اسے بے پناہ سراہا بلکہ دنیا بھر کے تمام دانش مندوں نے اس اقدام کی تائید کی ہے۔

اے اللہ! ہمیں اور ہمارے یعنی بھائیوں کو اس کی برکتوں سے بہرہ یاب فرما اور ہمارے دشمنوں کو تباہی و بربادی دے۔ اے اللہ! اسے برائی کی تمام جڑوں اور شاخوں کے لیے ایک نور دار آندھی کی طرح بنادے جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی انہیں اکھاڑ پھینکے۔ تو ہی ہمارا مددگار اور پشتیبان ہے، تیرے سہارے ہی حملہ کرتے اور تیری مدد پر ہی لڑتے ہیں۔

پہلے عبرتناک مثالیں گزر چکی ہیں، دیکھو دوسرے ملکوں پر کیا گزری، شر اور برائی کے اس گٹھ جوڑ نے ان ممالک کی طرف مختلف جماعتیں اور عسکری گروہ کو بھیجا جس نے ان ممالک میں قتل اور تفرقہ کو مزید بڑھا دیا اور رنج و غم کے علاوہ اس نے ان ممالک کو کچھ نہ دیا۔“

اتفاق و اتحاد کا وجود نصرت و مدد کے بڑے بڑے اسباب میں سے ایک ہے۔

﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْدَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا

مَنْ ظَلَمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا﴾ (الانفال)

”اللہ تعالیٰ اس بات کو سخت ناپسند ہے کہ (چھوٹی چھوٹی پریشانیوں کو) بیان کرتا رہے مگر کہ جس پر ظلم ہوا ہو۔ اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا

چنانچہ یمن کو صفوی قبضے کے چنگل سے آزاد کرانا شرعی واجب ہے۔ اس راہ میں قتال کرنا جہاد فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور یمن کا دفاع کرنا دراصل رکنِ میمانی کا دفاع ہے

اور جاننے والا ہے۔“

اپنے ملک کو قاتلوں اور مجرموں کی گندگی سے پاک کرو، معزول آدمی اور اس کے گروہ کو دھکے مار کر نکال دو کہ جس نے ملکوں کو فقیر کر دیا، بندوں پر ظلم کیا اور تمہارے ملک یمن میں موجود ہر خوبصورت چیز کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اسی طرح یمن کے علماء، مبلغین، مجاہدین، سردارانِ قبائل، قائدین اور فوج کے کمانڈرز کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، اس امانت کا حق ادا کریں جو اللہ نے ان کے سپرد کی ہے، باہم اتفاق و اتحاد پیدا کریں، اپنی صفوں کو منظم کریں تاکہ اپنے دینی، عقیدے اور اسلامی ملک کا دفاع کر سکیں اور اس بات پر سب اکٹھے ہو جائیں کہ یمن کو گروہی تقسیم سے نجات دلا کے رہنا ہے۔ اللہ کی قسم یہ گروہی لہر ان کے لیے ذرا برابر خیر کا ارادہ نہیں رکھتی۔

بلاشبہ بڑے ہی نازک وقت میں یہ بڑی بھاری امانت ہے، ہر کسی کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھنا چاہیے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَ

تَخُونُوا أَمْنَكُمْ وَآمَنَكُمْ ۖ تَلْعَبُونَ﴾ (الانفال)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جانتے بوجھتے

کارروائی اور بد نظمی اور قتل و غارت کے پھیلانے کا قصد کیے ہوئے ہے۔ عراق اور شام میں ایسے والے مختلف مذاہب و مسالک کے لوگوں نے ان جنگوں کی کتنی تکلیفیں جھیلی ہیں کہ اس جنگ کو بھی انہی لوگوں نے ایندھن فراہم کیا اور ایسی آگ بھڑکائی کہ جس کے شعلوں میں بچے، مرد اور عورتیں بغیر کسی رحم و شفقت اور حیا کے بھڑک رہی ہیں۔

بلاشبہ یمن میں پھیلی ہوئی اس گروہی لہر کا تعاقب کرنا ہر صاحبِ قدرت پر واجب ہے، کیونکہ یہ لہر دین، اہل و عیال اور افرادِ قوم کی دشمن ہے۔ اسی طرح اپنے پڑوسیوں کی بھی دشمن ہے۔ باوجود اس کے کہ پوری قوم کے مقابلے میں ان کی تعداد نہایت کم ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ تمام باشندگانِ یمن کو اپنے عقائد و افکار ماننے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس

میدان میں ان کا ہتھیار لوبا اور آگ، قتل و غارت قید و بند اور ملک بدر کرنا ہے۔

چنانچہ یمن کو صفوی قبضے کے چنگل سے آزاد کرانا

شرعی واجب ہے۔ اس راہ میں قتال کرنا جہاد فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور یمن کا دفاع کرنا دراصل رکنِ میمانی کا دفاع ہے کہ جس پر قبضے کے ارادے کا اظہار دشمن بر ملا طور پر کر چکے ہیں اور حرمین کے امن اور مسلمانوں کے قبلے کو دھمکاتے رہتے ہیں اور دفاع اس لیے بھی ضروری ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصے سے یمن مصیبتیں جھیل رہا ہے، اللہ کرے کہ یہ آخری مصیبت ایسی بیماری ثابت ہو کہ جس کے بعد جسمِ مکمل طور پر صحت یاب ہو جاتا ہے تاکہ یمن اپنے علمی مقام و مرتبہ اور تجارتی مراکز کی خوبصورتی کی خوش بختی کی طرف واپس پلٹ آئے، جس پر وہ پہلے فائز تھا، اس طرح خلیجی اور عرب ممالک اسے اس کی طبعی جگہ اور بنیادی مقام کی حیثیت سے اپنی آغوش میں لے لیں گے۔ اے معزز یمنی باشندو! تمہیں ایک تاریخی موقع

میسر آیا ہے، معزز بھائیوں کے دستِ تعاون تمہاری طرف بڑھے ہوئے ہیں، اربوں مسلمانوں کے دلوں میں تمہارے لیے شفقت و محبت موجیں مار رہی ہے۔ لہذا تم بھی ایک رائے پر جمع ہو جاؤ، اپنے معاملے کا جی بر بصیرت کوئی حتمی فیصلہ کرلو، اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرلو، اسلام اور عربی شناخت کی مصلحت کو مقدم رکھو اور دشمن یمن کے جسم سے کانٹے چنے کے لیے متحد ہو جاؤ۔ پس تم سے

پاک سعودی تعلقات دوبارے پر!

تحریر: جناب رانا شفیق خالد بسوی

نائف بن عبدالعزیز نے 50 لاکھ ریال پہلی جنبش کے طور پر دیئے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ ایسا چلا کہ ایک دن میں 80 کروڑ ریال کی خطرہ رقم تک جا پہنچا۔ ریاض کا سٹیڈیم امدادی سامان سے بھر گیا۔ یہ سامان اور قوم پاکستان کے سیلاب متاثرین تک پاکستان کی وفاقی و صوبائی حکومتوں اور سعودیہ کی معاون تنظیموں کے ذریعے پہنچایا گیا۔ پھر اُس وقت کے سعودی سفیر بنفس نفیس ایک رضا کار کی طرح اپنے پاکستانی بھائیوں کے دکھ بانٹ رہے تھے۔ دیکھنے والے اُن کے کچھڑے لتھڑے لباس اور اُن کی انتھک جدوجہد کو دیکھتے تو انہیں احساس ہوتا کہ سعودی عرب کے خواص لوگوں کی محبت کا یہ عالم ہے تو عوام کی محبت کا عالم کیا ہوگا؟ پھر اسی سعودی سفیر نے کہا تھا کہ اہل پاکستان کو ہمارا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، پاکستان ہمارا اپنا وطن ہے، جس کی خدمت کرنا ہم پر واجب ہے۔ پاکستان اور اہل پاکستان پر جب بھی کڑا وقت آیا سعودی عرب نے پاکستان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ ابھی 2014ء میں پاکستان کو سعودی عرب کی طرف سے ڈیڑھ ارب ڈالر کا تحفہ ملا۔ جس سے پاکستانی معیشت کو سہارا ملا اور ڈالر 112

پاکستان کو مفت تیل دیتا رہا۔ پاکستان اور پاکستانیوں کے ساتھ سعودی عرب کا حسن سلوک ایسا ہمہ جہتی اور اتنا بھرپور ہے کہ اس کا احاطہ کسی کے لئے ممکن نہیں، نہ اس کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

شاہ عبداللہ مرحوم جب ولی عہد تھے وہ پاکستان آئے تو ان کے اعزاز میں شالیمار باغ لاہور میں ایک شاندار استقبال دیا گیا۔ وہاں انہوں نے بے تکلفانہ انداز میں کہا تھا کہ پاکستان ہمارا دوسرا گھر ہے۔ کچھ اسی طرح کے جذبات شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے تھے جب یہ ولی عہد تھے۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد مشرقی پاکستان (بنگلہ

سعودی عرب ہمارے لئے حجاز مقدس کی پاک سرزمین ہونے کے باعث اور حرمین شریفین کے حوالے سے ہمیشہ ہی عقیدت و احترام کا محور اور ایمان و اسلام کا مرکز ٹھہرا ہے۔ صرف جذبہ ایمانی و محبت کے باعث نہیں، بلکہ اپنی سچی دوستی، مخلصانہ بھائی چارے اور بے شمار احسانات کے باعث دنیا بھر کے ممالک میں پاکستان اور پاکستانیوں کے سب سے زیادہ قریب رہا ہے۔ کوئی سا بھی مرحلہ اور کوئی سا بھی موقع ہو، سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کے کندھے کے ساتھ کندھا ملائے رکھا۔ سعودی عرب کے حکمران ہوں یا عوام الناس ہر کوئی پاکستان کی خوشی میں خوش اور اس کے غم میں غمگین ہوتا ہے۔

سعودی عرب سے پاکستان کا صرف سفارتی تعلق ہی نہیں، بلکہ اوپر سے لے کر نیچے تک، ہر سطح اور ہر شعبہ حیات سے متعلق عوام و خواص کا وہ تعلق خاطر ہے جس کی جڑیں اسلامی جذبہ اخوت سے مضبوط تر ہیں اور اس کا ہر فرد پاکستان پر اپنی محبتیں نچھاور کرتا دکھائی دیتا ہے۔ افغان مہاجرین کا بوجھ ہو یا سیاحین گلشیر کی لڑائی، ایٹمی طاقت کا حصول ہو یا ایف 16 طیاروں کی خرید، کوئی بھی مرحلہ ہو یا کوئی اہم معاملہ سعودی عرب نے ہمیشہ سب سے بڑھ کر پاکستان کا ساتھ نبھایا۔ شاہ فیصل مرحوم تو برملا پاکستان کو اپنا ملک اور اسلام کا قلعہ قرار دیتے تھے۔ جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا تو شاہ فیصل شہید ہی تھے جو دھاڑیں مار مار کر روتے تھے اور فرماتے تھے کہ آج میرا کوئی بیٹا ہلاک ہو جاتا تو مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا پاکستان کے ٹوٹنے کا ہوا ہے۔ جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو سعودی عرب کے عام لوگ بھی خوشی سے اچھلنے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے لگے تھے جیسے وہ خود ایٹمی طاقت بن گئے ہیں۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد امریکہ و دیگر ممالک نے پاکستان پر معاشی پابندیاں لگائیں تو سعودی عرب نے پاکستان کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے اور عرصہ دراز تک

پاکستان اور اہل پاکستان پر جب بھی کڑا وقت آیا سعودی عرب نے پاکستان سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔

98 روپے پر آ گیا۔ یہ سعودیہ کی پاکستان اور اہل پاکستان سے منہ بولتی محبت کا ثبوت ہے۔ اس بے لوث دوست اور محسن ملک کو اب پاکستان کی معاونت کی ضرورت پڑی ہے تو ہم چوں چراں میں کیوں پڑیں، ہمیں کھل کر سعودی عرب کا ساتھ دینا چاہئے۔

وزیراعظم محمد نواز شریف نے اہل پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے خوب کہا ہے کہ ہم اپنے برادر ملک، سعودی عرب کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں گے۔ اور اگر حکومت پاکستان نے کہنے سکے باوجود کندھے سے کندھا نہ ملایا اور دوستی کو صرف باتوں سے نبھانے کی کوشش کی تو (خاک بدھن) تنہائی کے اس دور میں ایک بے لوث دوست، مخلص محسن اور ہمدرد ملک کی دوستی سے ہاتھ دھو کر واقعتاً تنہا ہو جائیں گے۔ (بگلہ روزنامہ پاکستان)

دیش) میں چھپنے ہوئے پاکستانیوں کو پاکستان میں لا کر بسانے کے لئے سعودی عرب کے ادارے رابطہ عالم اسلامی نے 15 ملین ڈالر کی خطرہ رقم سے رابطہ ٹرسٹ قائم کیا جس کے چیئرمین موجودہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف تھے، جبکہ اس کے ممبران میں چودھری شجاعت حسین، میاں شہباز شریف، راجہ ظفر الحق اور مجید نظامی جیسی شخصیات تھیں۔ اس رابطہ ٹرسٹ کے تحت میاں چنوں اور دیگر علاقوں میں بستیاں قائم کر کے کتنے ہی پاکستانیوں کو لا کر بسایا گیا۔

آزاد کشمیر اور سرحد میں جب تباہ کن زلزلہ آیا تو اس وقت سعودی ٹی وی نے سعودی عوام کو اعانت کے لئے پکارا تو شاہ فہد مرحوم کی بیوہ نے اپنا سارا زور امدادی فنڈ میں جمع کروا دیا۔ شاہ عبداللہ مرحوم نے اپنی جیب خاص سے 2 کروڑ ریال، ولی عہد اور سابق وزیر دفاع سلطان بن عبدالعزیز نے ایک کروڑ ریال اور سابق وزیر داخلہ

تحریر

جناب امیر فضل اعوان

مشرق وسطیٰ کی مسلکتی صورتحال

یہودی اور سامراجی طاقتوں نے ایک عالمی سازش کے ذریعے قیادت کے فقدان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی دنیا کو اندرونی خلفشار کے جال میں پھنسا دیا۔ آج شمالی افریقہ، مشرق وسطیٰ، ترک و خلیج فارس اور ایشیا کے مسلمان آپس میں دست و گریباں ہیں اور گروپوں میں تقسیم ہو کر اسرائیلی اور سامراجی مفادات کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ یہی حال پاکستان کے اندر بھی محسوس کیا جا رہا ہے اس کے پس پردہ بھی یہود و نصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کارفرما ہے اور یمن میں بھی اسی لئے آگ و خون کا بازار گرم کیا گیا ہے۔ اسلام دشمنی میں اندھے ہو کر یہود

کرہ ارض پر سب سے زیادہ مقدس خطہ سرزمین حجاز ہے کہ جہاں خانہ کعبہ، مسجد نبوی اور روضہ رسول بھی واقع ہے۔ خطہ عرب کی اہمیت مسلمہ ہے اور اس حوالہ سے کوئی ابہام باقی نہیں۔ یہ انبیاء کا دیس ہے کہ جہاں خالق کائنات کی رحمتوں، برکتوں اور انوار کا نزول عام ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس کا چشم بخود مشاہدہ بھی عمل میں آجاتا ہے۔ مگر اس وقت مشرق وسطیٰ میں جنگ کی بھڑکتی آگ کے شعلے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لیتے نظر آ رہے ہیں۔ سعودی عرب اور اس کے اتحادی ممالک متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، بحرین، مصر، مراکش اور اردن کی مشترکہ فضائیہ کی عدن شہر پر شدید بمباری کے باوجود حوثی باغی افواج اور سابق صدر عبداللہ صالح کی افواج (جنہیں مبینہ طور پر ایران کی سیاسی اور فوجی حمایت حاصل ہے) نے عدن پر قبضہ کر لیا ہے اور انہوں نے المشرق کے صدارتی محل پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ جمہوریہ یمن جزیرہ نمائے عرب میں واقع ایک قدیم تاریخی ملک ہے۔ قرآن پاک کی سورہ الفیل میں بتایا گیا ہے کہ یمن کے طاقتور بادشاہ ابرہہ کو اس بات کا بزدلانہ تھا کہ ہزاروں لوگ ہر سال خانہ کعبہ کے طواف کو کیوں جاتے ہیں۔ اس نے یمن میں ایک شاندار عبادت گاہ بنوائی، اس کا خیال تھا کہ لوگ اس عبادت گاہ کے طواف کیلئے آئیں گے مگر ایسا نہ ہوا تو وہ ہاتھیوں کا ایک بہت بڑا لشکر لے کر خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ کر کے مکہ پر حملہ آور ہوا۔ مگر مکہ مکرمہ سے کچھ دور جب یہ لشکر وادی حمر کے مقام پر پہنچا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی اباہیلوں کے لشکر نمودار ہوئے جن کے منہ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں، انہوں نے وہ کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر برسا کر اسے تباہ و برباد کر دیا۔

حالات کا جائزہ لیا جائے تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ چند برس پہلے تک عالم اسلام کے ۵۷ ممالک کا ایک ہی مشترکہ دشمن اور ایک ہی مشترکہ نصب العین تھا کہ قبلہ اول بیت المقدس کو یہودیوں سے آزاد کرانا ہے۔ مگر صہیونی

بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ ہم سعودی عرب اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

و نصاریٰ امر کی آشیر باد کے ساتھ ایک طویل عرصہ سے سرگرم عمل ہیں۔ دنیا بالخصوص امریکہ اور یورپ میں اس وقت اسلام سب سے زیادہ فروغ پانے والا مذہب ہے۔ اسی لئے دشمنان اسلام دنیا کے اسلامی ممالک میں اسلام دشمن ایجنڈہ کی تکمیل کیلئے ہمہ وقت مصروف عمل نظر آتے ہیں اس حوالہ سے وہ اپنے بجٹ کا ایک بڑا حصہ صرف مسلمانوں کو گمراہ، تفریق و تقسیم کرنے پر صرف کرتے ہیں۔ سعودیہ اور یمن کے درمیان موجود کشیدگی کے پس پردہ نگاہ ڈالی جائے تو یہاں بھی ایک خوفناک سازش منکشف ہوتی ہے جس کی پشت پر درحقیقت یہودی، صلیبی اور امریکی ذہن کارفرما ہے۔ اسلام کے یہ ازلی دشمن عالم اسلام کو اندرونی و بیرونی طور پر مسائل میں الجھانے کے ایجنڈہ پر کاربند نظر آتے ہیں۔ اسی اسلام دشمن نظریہ کے تحت آج پوری دنیا میں امت مسلمہ کو برغمال بنایا جا رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں داعش کو سامنے کھڑا کر دیا گیا ہے جو شام اور عراق

میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں بھی گروہی، علاقائی اور بین الممالک تعصبات پیدا کر کے مسلمان کو مسلمان سے باہم دست و گریباں کر دیا گیا ہے۔ دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی مختلف انداز میں شیرازہ ملت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں۔ اسی طرح یمن میں حوثی قبائل کو کھڑا کیا گیا ہے تاکہ وہ ایک بڑی قوت بن کر سعودی عرب کیلئے خطرہ بن جائیں۔ ہمسایہ ملک ایران اس تمام صورتحال میں حوثی قبائل کی سیاسی و عسکری ہر اعتبار سے مدد کر رہا ہے جو کہ عالم اسلام کے باقی ماندہ بکھرتے اتحاد پر ضرب کاری ثابت ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ان حالات میں برادر اسلامی ملک ایران کو چاہیے کہ سعودی عرب کے دفاع کیلئے جس طرح ساری امت متحد ہو رہی ہے اسی طرح ایران کو بھی ساتھ چلنا چاہیے۔

بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ ہم سعودی عرب اور حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال پر عرب لیگ اور عالم اسلام کی سطح پر سب مسلمانوں اور مسلم ممالک کا نقطہ نظر ایک ہے اسی طرح ایران کو بھی امت کا حصہ بننا چاہیے۔ اس وقت لازم ہے کہ سعودی عرب کے دفاع اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے سب کو مل کر مشترکہ اور فیصلہ کن کردار ادا کرنا چاہیے۔ ایران تو دیے بھی امت مسلمہ کے مفاد کیلئے حقیقی کردار ادا کرنے کا وعیدار ہے، اس لئے اسے تو اتحاد امت کیلئے سب سے آگے ہونا چاہیے اور سب مسلم ممالک مل کر امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے انہیں اغیار کی سازشوں سے آگاہ کریں کہ اسلام دشمن عناصر کسی چالاک لومڑی کی طرح مسلم ممالک میں کیا کھیل کھیل رہے ہیں اور ان سازشوں کے نتیجے میں عالم اسلام کو کون نقصانات کا سامنا ہے اور یہ بھی کہ اس کے اثرات کہاں سے کہاں تک مرتب ہوتے ہوئے کس قدر تباہی پھیلا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجموعی طور پر یہ صورتحال عالم اسلام کیلئے کسی خطرہ سے کم نہیں۔ اس حوالہ سے ضروری ہے کہ اس جنگ کے خاتمہ کے لئے عالم اسلام کو اجتماعی جدوجہد کرنی چاہیے ورنہ حالات کا بگاڑ حد سے تجاوز کر جائے گا۔

سعودی ریڈیو (جدہ) سے براہ راست مکالمہ!

۱۲/ اپریل کی دوپہر، سعودی عرب کے قومی ریڈیو (جدہ) کی اردو سروس میں میزبان لیتھن اللہ خاں نے جناب رانا محمد شفیق خاں پرسوری سے بذریعہ ٹیلی فون براہ راست ایک گھنٹے کا تفصیلی مکالمہ کیا اور سعودی عرب و یمن کے حالات کی مطابقت سے کئی سوالات کیے۔

جناب رانا محمد شفیق خاں پرسوری نے حرمین شریفین کے تقدس و حرمت اور دفاع و تحفظ نیز سعودی عرب کی کھل کر مکمل حمایت کے حوالے سے دینی، سیاسی اور قانونی دلائل سے ثابت کیا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں، بالخصوص پاکستان کو ہر حال میں سعودی عرب کے شانے سے شانہ ملا کر کھڑا ہونا چاہیے اور اس سے کھل کر تعاون کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے لیے یہ سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے بے لوث دوست اور عظیم ترین محسن کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر طرح سے اس کے ساتھ مل کر ظالم اور باغی حوثیوں کے خلاف جہاد کر کے عالم اسلام میں اعلیٰ مقام حاصل کر لے۔ انہوں نے پاکستانی پارلیمنٹ کی مبہم اور غیر واضح

قرار داد کو پاکستانی عوام کے جذبات کے منافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے تمام طبقات (سوائے چند نادان اور عاقبت نا اندیش عناصر کے) سعودی عرب کے ساتھ مل کر حرمین شریفین کے خلاف سازش کرنے والوں سے لڑنے کے حق میں ہیں۔

رانا شفیق پرسوری نے بتایا کہ پارلیمنٹ کی مبہم اور غیر واضح قرار داد کے بعد حالات کو سمجھتے ہوئے سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ کی ہدایات پر، کل جماعتی دفاع حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد اور اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے زعماء و قائدین کی سعودی عرب کی مکمل حمایت پاکستانی عوام کی اچھی سوچ کی مظہر ہے۔ اس کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروہوں کے قائد مولانا فضل الرحمن و مولانا سمیع الحق جمعیت علماء پاکستان کے دونوں گروہوں کے رہنما جناب ادیس نورانی، مولانا ابوالخیر زبیر، وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف، وزیر مملکت پیر امین الحسنات، جماعت اسلامی کے سیکرٹری لیاقت بلوچ اور دیگر موثر قائدین شریک تھے۔ (ادارہ)

مظاہرہ مشترکہ قرارداد میں کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کا تصور یہ بھی ہے کہ اس نے زلزلے و سیلاب سے متاثرہ غریب پاکستانیوں کی خوب دل کھول کر مدد کی، سکا لرشپس دیگر غریبوں کے بچوں کو پڑھاتا رہا، عام شہریوں کی ملازمتوں اور روزگار کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھے۔ لیکن میڈیا، طاقتور بیوروکریسی اور سیاسی رہنماؤں کو خوش کرنا بھول گیا اور اسی کا خمیازہ آج بھگت بھی رہا ہے کہ کوئی پاکستان میں اس کی بات کرنے، اس کے مسائل سمجھنے اور اس کا موقف پیش کرنے پر تیار نہیں۔ اور تو اور سعودی عرب کے تعلقات بھی تو پاکستان کی دینی جماعتوں کے ساتھ ہی ہیں جن بیچاروں کو ملکی سیاست میں کوئی گھاس بھی نہیں ڈالتا۔ اب عربوں کو کون سمجھائے کہ پاکستان میں قیمتی تحائف، عیاشی کے لئے مغربی عشرت کدوں کی زیارت، عوامی بہبود کے ہر منصوبے میں سیاستدانوں اور بیوروکریسی کے حصے اور طاقتور میڈیا گروپس کو خوش کرنے کا رواج ہے جبکہ سعودی عرب کے بھولے بادشاہ پاکستانیوں کو جوج و عمرے کے بابرکت سفر سے رام کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

سعودی عرب شاید واحد ملک ہوگا کہ جو ڈیڑھ ارب ڈالر فراہم کرنے کے باوجود انظہار تشکر کی بجائے متنازعہ بنا دیا گیا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ممالک ہمارے دہشت گردی کے خلاف جنگ کے اربوں ڈالر ادا نہ کرنے کے باوجود میڈیا کے ذریعے اپنا مثبت تاثر بنانے اور ہم خیال اسکریز و کالم نگاروں کے باعث اپنا موقف بھرپور طریقے سے پیش کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ابھی کہانی ختم تو نہیں ہوئی لیکن ایسا لگ رہا ہے کہ پاکستان اپنا یہ پرانا اور دیرینہ دوست کھونے جا رہا ہے۔ حیران کن طور پر پوری پاکستانی پارلیمنٹ ایک ایسے ہمسایہ ملک سے خوفزدہ نظر آئی جو کہ کھل کر اس مسئلے کا فریق بھی نہیں۔ جبکہ وہ خود عالمی و علاقائی قوانین کی شدید خلاف ورزی کر رہا ہے۔ پاکستانی میڈیا کے تجزیہ نگار اور ارکان پارلیمنٹ کافی سیانے اور معاملہ فہم ثابت ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ ایک اور جوائنٹ سیشن جلد از جلد بلائے کہ جس میں ان سے اس بارے میں تجاویز مانگی جائیں کہ کس طرح عرب ممالک میں موجود پچپن لاکھ پاکستانیوں کو فوری واپس بلا کر سمجھداری اور غیرت کا مظاہرہ کیا جائے جبکہ سستے اور مفت تیل کو بھی عربوں کے منہ پر دے مارنا چاہیے بلکہ ارکان اسمبلی کو چاہیے کہ اپنی دولت سے تھوڑا تھوڑا حصہ ملا کر اب تک سعودی عرب کی جانب سے پاکستان کو فراہم کیا جانوالا سارے کا سارا تعاون ہی واپس کر ڈالیں۔

تحریر: پروفیسر محمد عاصم حفیظ

میڈیا کا اثر دھا سعودی عرب کی دوستی و اخلاص کو نگل گیا!

اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے موقع پر بغیر کسی حساب کتاب کے بے لوث تعاون فراہم کرتے ہوئے کبھی خیال ہی نہیں کیا کہ پاکستانی تو خوب سیانے ہیں یہ اس وقت پورا حساب کتاب لگائیں گے اور عالمی سیاست کے اصول و ضوابط کو پرکھیں گے کہ جب سعودی عرب کو ان کی ضرورت پڑے گی۔ پاکستانی سعودی عرب کو شک کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اس کی سلامتی کے لئے خطرہ بن جانے والے دہشت گردوں کو فرقہ وارانہ نظریے سے دیکھتے ہوئے خود اسے ہی معاملے کو بات چیت سے حل کرنے کا قیمتی مشورہ بھی دیں گے۔ سنا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ہم خیال بہت سے ممالک صرف دوتی نبھانے کے لئے جنگ میں کود پڑے تھے۔ خیر وہ تو دوست ممالک تھے۔ یہاں معاملہ کچھ اور ہے۔

میڈیا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ سعودی عرب کو کسی پرانے دوست کے روپ میں دیکھنے کی بجائے فرقہ واریت کی عینک لگا کر دیکھنا ہوگا۔ یہی حقیقت ہے کہ میڈیا کے تجزیہ نگاروں اور ان کے زیر اثر سیاستدانوں نے ایسا ہی کیا جس کا

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔ پاکستان اب یمن تنازعے میں غیر جانبدار رہے گا۔ سعودی عرب کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ یمنی دہشت گردوں کے خلاف کارروائی سے باز رہے بلکہ معاملے کو بات چیت سے حل کرے اور پاکستانی ٹائی کے لئے تیار ہے۔ ہر مشکل گھڑی میں اپنے وسائل اور اخلاص کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہنے والے سعودیوں کو شاید کچھ عجیب سا لگے لیکن حقیقت یہی ہے کہ پاکستانی میڈیا کے زیر اثر سیکلر اور مغرب نواز حلقے اپنا موقف منوانے اور اسے مقبول بنوانے میں کامیاب رہے ہیں۔

پاکستان کو سب سے زیادہ تعاون فراہم کرینوالا، چالیس لاکھ پاکستانیوں کا دوسرا گھر، مذہب اور سماجی تعلقات کی سانجھ رکھنے والا اور اپنی پلانٹ و عسکری منصوبوں کے لئے بے حساب فنڈ فراہم کرینوالا سعودی عرب آج پاکستان میں سب سے زیادہ ”اعزبی“ اور کسی حد تک متنازعہ اور مجرم بنانظر آتا ہے۔ سعودی عرب کا تصور یہ ہے کہ اس نے پاک بھارت جنگوں، افغان جنگ، ایشی دھماکوں کے بعد لگنے والی پابندیوں

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

شاہِ حبشہ اصحہ نجاشی

جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

قبر

تاریخ اسلام سے ادنیٰ سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی نجاشی بادشاہ کے نام سے خوب واقف ہو گا۔ عدل و انصاف اور اعلیٰ اخلاق و کردار کی حامل یہ شخصیت آپ ﷺ کا زمانہ پانے کے باوجود اللہ کے رسول ﷺ کا دیدار نہ کر سکی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے ایمان کی گواہی دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان فرمایا کہ ”تمہارا بھائی اصحہ نجاشی فوت ہو گیا ہے“ اٹھو اس کی نماز جنازہ ادا کریں۔“ پھر آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ طیبہ سے باہر صحرا میں تشریف لے گئے اور نجاشی کو یہ اعزاز بخشا کہ ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

نجاشی بادشاہ کے ملک میں مسلمانوں نے خاصا عرصہ نہایت اطمینان اور سکون سے بسر کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا جینا دو بھر کر دیا گیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ”اگر ممکن ہو تو تم لوگ حبشہ (ایتھوپیا) چلے جاؤ وہاں ایک نیک دل حکمران ہے۔ اس کے ہاں حق کا پاس لحاظ کیا جاتا ہے کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ وہاں اس وقت تک قیام کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ پیدا کر دے۔“ چنانچہ پہلی مرتبہ گیارہ یا بارہ مسلمان مردود اور چار یا پانچ عورتوں کی پہلی جماعت حبشہ چلی گئی۔ اس میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ بعد ازاں دوسری مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کی اجازت سے ۸۳ مسلمان جن میں گیارہ قریشی خواتین بھی شامل تھیں حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ ان میں آپ ﷺ کے پیچھے بھائی سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ (ابن ابی طالب) بھی شامل تھے۔ ان کے ہاتھ اللہ کے رسول ﷺ نے نجاشی کے نام ایک خط بھی ارسال کیا۔ غالباً یہ خط ان کو بنو نضیر اور سفارش نامہ دیا گیا تھا۔

مسلمان جب حبشہ میں باعزت زندگی گزارنے لگے تو اس کی خبر قریش مکہ کو بھی ہو گئی۔ بھلا انہیں مسلمانوں کا سکون و اطمینان کیسے گوارا ہو سکتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فوراً اپنا ایک وفد حبشہ بھیجا جس کے سربراہ عمرو بن العاص تھے۔ قریش کا وفد اپنے ساتھ خاصے تحفے تحائف لے کر گیا تھا۔ یہ لوگ پہلے پادریوں سے ملے ان کو تحائف دیے۔ پھر نجاشی کی خدمت میں چمڑے کی اشیاء پیش کی گئیں۔ جب وفد نے اپنے مطالبات پیش کیے تو نجاشی نے جس کا اصل نام اصحہ تھا تحائف کو رشوت سے تعبیر کیا۔ اس نے ارکان وفد سے کہا کہ اپنے تحائف واپس

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آج ایک نیک آدمی اصحہ فوت ہوئے ہیں لہذا تم اپنے بھائی کا جنازہ پڑھو۔“ (بخاری: ۳۸۷۷)

لے جاؤ تم مجھے رشوت دینا چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم! میرے رب نے جب میرے ملک کی بادشاہت مجھے لوٹائی تھی تو اس نے مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی۔

نجاشی کی بادشاہت واپس ملنے کا قصہ ”البدایہ والنہایہ“ اور دیگر کتابوں میں خاصی تفصیل سے موجود ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نجاشی کے اپنے ملک کے پادریوں سے زیادہ اچھے تعلقات نہ تھے۔ اس کے دربار کے کچھ لالچی لوگ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ نجاشی کے چچا کے بارہ بیٹے تھے۔ جبکہ نجاشی اپنے والد کا اکلوتا بیٹا تھا جو بعد میں حاکم بنا۔

ہوا یوں کہ دربار کے لالچی گروہ نے نجاشی کے والد کو قتل کر دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی کو حاکم بنا لیا۔ نجاشی (اصحہ) نے اپنے چچا کے گھریبیوں کے عالم

میں پرورش پائی۔ اس کی کفالت اس کا چچا کرتا رہا۔ جب یہ جوان ہوا تو اپنی دانائی، عقل اور سمجھ بوجھ کی وجہ سے اپنے چچا کے بہت قریب آ گیا۔ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ نجاشی چچا کو والد کا درجہ دیتا تھا۔ رفتہ رفتہ نجاشی نے امور سلطنت میں اپنے چچا کا ہاتھ بنانا شروع کر دیا۔ ادھر پادریوں کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں کل یہ اپنے چچا کے بعد بادشاہ نہ بن بیٹھے۔ اور اگر اس کو معلوم ہو گیا کہ ہم نے اس کے والد کو قتل کیا تھا تو پھر ہماری خیر نہیں ہوگی۔ اب اس خوشامدی گروہ نے نجاشی کے چچا کو یہ پٹی پڑھانا شروع کر دی کہ تم اپنے بھتیجے کو قتل کر دو یا کم از کم اسے جلا وطنی کی سزا دے دو۔ ہمیں اس سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ نجاشی کا چچا ان سے کہنے لگا کہ کم بختو! کل تم نے اس کے باپ کو قتل کیا تھا اور آج تم مجھے اس کے قتل کا مشورہ دے رہے ہو؟ اگر تم اس سے جان ہی چھڑانا چاہتے ہو تو تم خود اسے جلا وطن کر دو۔ چنانچہ انہوں نے نجاشی کو ایک بیرونی تاجر کے ہاتھ چھ سو درہم میں فروخت کر دیا۔

ادھر اللہ کی تقدیر غالب تھی۔ شام ہوئی تو نجاشی کے چچا پر اللہ کا عذاب نازل ہو گیا۔ اس پر آسانی بجلی گری اور وہ مر گیا۔ اب تخت خالی تھا۔ درباریوں نے بادشاہ کے بارہ بیٹوں میں سے ایک کو اپنا بادشاہ بنانا چاہا مگر وہ بالکل نالائق، جاہل اور گنوار نکلا پھر کیے بعد دیگرے دوسرے تیسرے غرضیکہ سب کے سب بیٹے بیکسر نالائق اور نا اہل ثابت ہوئے۔ اب ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ جس شخص کے ہاتھ انہوں نے نجاشی کو فروخت کیا تھا اسی کے پاس گئے۔ اس سے نجاشی کو واپس لیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسی کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ انہوں نے اس کے لیے تاج بنوایا اور پورے ملک کی حکومت اس کے حوالے کر دی۔

یقیناً یہ اس بات پر اللہ کا بہت بڑا فضل تھا اور اس کے لیے اسے کسی رشوت یا سفارش کی ضرورت نہیں پڑی۔ یہی بات نجاشی نے عمرو بن العاص سے کہی کہ تم مجھے رشوت دے کر اور اپنی چکنی چڑی باتوں میں لا کر میری سلطنت سے مسلمانوں کی واپسی چاہتے ہو۔ اللہ کی قسم! میرے اللہ نے جب مجھے میری بادشاہت واپس کی تھی تو اس نے مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی۔

نجاشی نے حبشہ کی سرزمین پر مسلمانوں کو تمام ضروری سہولتیں فراہم کر رکھی تھیں۔ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ بھی ان خواتین میں شامل تھیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم حبشہ کی سرزمین پر پہنچے تو وہاں ہمیں نجاشی کی ہمسایگی نصیب ہوئی۔ یہ لوگ ہمارے حق میں بہت اچھے ثابت ہوئے۔ وہاں ہمارا دین و ایمان پوری طرح محفوظ رہا۔ ہم پوری آزادی سے اپنے رب کی عبادت کرتے تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ ہمیں کوئی پریشانی نہ تھی۔ ہر قسم کی آزادی میسر تھی۔ اسی دوران مجھے خبریں ملیں کہ قریش نے نجاشی کے پاس سفارت بھیجی ہے۔ اس سفارت کے لیے قریش نے اپنی قوم کے دو نہایت ذہین و فطین اور عقل مند افراد چنے ہیں اور ان کو خوب تحفے تحائف دے کر روانہ کیا ہے۔ ان کے پاس بہترین چمڑے کی مصنوعات تھیں۔ وفد کے ارکان عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی تھے۔ جب یہ لوگ نجاشی کے پاس آئے تو انہوں نے درباریوں اور حبشہ کے پادریوں میں خوب تحفے تقسیم کیے۔ ان کو اپنے حق میں ہموار کیا، پھر نجاشی بادشاہ کو تحفے پیش کیے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ جو نبی نجاشی نے عمرو بن العاص کو دیکھا تو بڑے پر جوش لہجے میں کہنے لگا: آؤ میرے دوست! تم ہمارے لیے مکہ سے کیا لائے ہو؟ عمرو بن العاص نے اسے فوراً تحفے پیش کیے۔ جنہیں پا کر وہ بہت خوش ہوا۔ اب عرب کے سب سے ذہین خطیب عمرو بن العاص اس سے مخاطب ہوتے ہیں:

بادشاہ سلامت! ہمارے ملک کے بعض بے وقوف لوگوں نے آپ کے ملک میں پناہ لے رکھی ہے۔ ان لوگوں نے اپنے آباء کے دین کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ آپ کے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے۔ اس کے برعکس ان لوگوں نے ایک نئے دین کی بنیاد رکھی ہے۔ اس دین کو آپ جانتے ہیں نہ ہم اس سے واقف ہیں۔ آپ کے پاس اشراف مکہ نے یہ سفارت بھیجی ہے۔ ہمارا آپ سے مطالبہ ہے کہ ان لوگوں کو ہمارے حوالے کر دیا جائے تاکہ ہم انہیں واپس مکہ لے جا سکیں۔ ادھر پادریوں نے بھی عمرو بن العاص کے موقف کی تائید کی۔ یہ لوگ پہلے ہی تحائف وصول کر چکے تھے اور دل و جان سے عمرو بن العاص کے ساتھ تھے۔ دربار میں شور برپا ہو گیا۔ نجاشی

نے وفد کے مطالبے پر کچھ دیر غور کیا۔ پھر اپنا سر اٹھایا۔ دربار میں سناٹا چھا گیا۔

نجاشی نے فیصلہ کیا کہ اس قضیے کے تمام پہلوؤں کا اچھی طرح جائزہ لینا اور مسلمانوں کا موقف جاننا ضروری ہے۔ چنانچہ اس نے مسلمانوں کو بلا بھیجا۔ مسلمان یہ تہیہ کر کے اس کے دربار میں آئے کہ ہم بہر حال سچ ہی بولیں گے، نتیجہ چاہے کچھ بھی نکلے۔ جب مسلمان گئے تو نجاشی نے پوچھا: یہ کون سا دین ہے جس کی بنیاد پر تم نے اپنی قوم سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے اور میرے دین میں بھی داخل نہیں ہوئے؟ مسلمانوں نے اپنی طرف سے گفتگو کرنے کے لیے (سیدنا علیؓ کے بھائی) سیدنا جعفر طیارؓ کو مقرر کیا۔

سیدنا جعفرؓ (ابن ابی طالب) نے نجاشی کے سوالوں کے جواب میں جو تقریر فرمائی اس کا مفہوم یہ ہے: ”اے بادشاہ! ہم ایسی قوم تھے جو جاہلیت میں مبتلا تھی۔ ہم بت پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، قربات داروں سے تعلق توڑتے تھے، ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہمارا ہر طاقتور آدمی کمزور کو کھارہا تھا۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ اس نے ہم ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ اس کی عالی نسیٰ سچائی، امانت اور پاک دامنی ہمیں پہلے سے خوب معلوم تھی۔ اس نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا اور سمجھایا کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کو مانیں، اسی کی عبادت کریں۔ اس کے سوا جن پتھروں اور بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، قربات جوڑنے، پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے اور حرام کاری و خوزیزی سے باز رہنے کا حکم دیا۔ فواحش میں ملوث ہونے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن عورت پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا۔ اس نے ہمیں یہ بھی حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اس نے ہمیں نماز روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔“

سیدنا جعفرؓ نے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اسی طرح روشنی ڈالتے ہوئے کہا:

”ہم نے اس پیغمبر کو سچا مانا، اس پر ایمان لائے اور اس کے لئے ہوئے دین کی پیروی کی۔ ہم نے ایک اللہ

کی عبادت کی اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس پیغمبر نے جن باتوں کو حرام بتایا انہیں حرام مانا، جن کو حلال بتایا انہیں حلال جانا۔ اس پر ہماری قوم ہم سے بگڑ گئی۔ اس نے ہم پر ظلم و ستم کیا۔ ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے فتنے کھڑے کر دیئے، ہمیں سخت سزائیں دیں تاکہ ہم اللہ کی عبادت چھوڑ دیں، بت پرستی کی طرف پلٹ جائیں اور جن گندی چیزوں کو حلال سمجھتے تھے، انہیں پھر حلال سمجھنے لگیں۔ جب انہوں نے ہم پر شدید مظالم ڈھائے، ہم پر زمین تنگ کر دی۔ جب وہ ہم لوگوں اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے تو ہم نے ہجرت کی اور آپ کے ملک کی راہ لی، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، آپ کی پناہ میں رہنا پسند کیا۔ ہمیں پوری امید تھی کہ آپ کے ہاں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

نجاشی نے پوچھا: وہ پیغمبر جو کچھ لائے ہیں کیا وہ تمہارے پاس ہے؟

سیدنا جعفرؓ نے کہا: جی ہاں!

نجاشی نے کہا: مجھے بھی سناؤ!

سیدنا جعفرؓ نے پرسوز آواز میں سورہ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں۔ نجاشی اللہ کا مقدس کلام سن کر اس قدر رویا کہ اس کی داڑھی بھگ گئی۔ نجاشی کے درباری بھی سیدنا جعفرؓ کی تلاوت سن کر اس طرح پھوٹ پھوٹ کر روئے کہ ان کے صحیفے تر ہو گئے۔ نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو عیسیٰؑ لے کر آئے تھے دونوں ایک ہی شے کی کرنیں ہیں۔ اس کے بعد نجاشی نے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو حکم دیا کہ تم دونوں چلے جاؤ، میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا اور نہ یہاں ان کے خلاف کوئی چال چلی جاسکتی ہے۔

اس کے حکم پر وہ دونوں وہاں سے نکل گئے لیکن پھر عمرو بن العاص نے عبداللہ بن ربیعہ سے کہا: اللہ کی قسم! کل ان کے بارے میں ایسی بات لاؤں گا کہ ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دوں گا۔ عبداللہ بن ربیعہ نے کہا: نہیں ایسا نہ کرنا، ان لوگوں نے اگرچہ ہمارے دین سے اختلاف کیا ہے لیکن ہیں تو بہر حال اپنے ہی لوگ۔ مگر عمرو بن العاص نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور اپنی رائے پر اصرار کیا۔

اگلا دن آیا تو عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا:

علامہ احسان الہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

محترمہ فاخرہ امام

ہر طرف تھا۔ وہ انسان جس کو اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی۔ جو حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار تھا۔ اس بات کا ثبوت دینے کے لیے ان کا وہ خطبہ ہی کافی ہے جو انہوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر دیا۔ علامہ ظہیر رو رہے تھے اور ساتھ فرما رہے تھے کہ

”آج ہماری انہی ہوئی گردنیں جھک گئیں ہیں۔

آج ہماری روجیں مرجھا گئیں ہیں۔ آج ہمارے

جسم چھلنی ہو گئے ہیں۔ آج ہمارے جگر پھٹ گئے

ہیں۔ آج ہم پہ جو گزری ہے نہ آسمان اس کو جان

سکتا ہے نہ زمین اس کو محسوس کر سکتی ہے۔ کبے کے

رب کی قسم! میرا ایک بچہ ہے اگر وہ بھی کٹ جاتا،

مر جاتا، مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا۔ آج ہم زندہ کیوں

ہیں۔ کاش! آج سے پہلے ہم مر چکے ہوتے۔۔۔۔۔!“

ان کے یہ الفاظ ان کی وطن سے محبت کو ظاہر کرتے

ہیں۔ آج بھی میں یہ بات علانیہ کہوں گی کہ علامہ تیرا کوئی

نعم البدل نہیں۔ تیرے جیسا کوئی نہیں۔ تیری دلیری کا

مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ تیری فصاحت و بلاغت کا مقابلہ

کوئی نہیں کر سکتا۔ تیری شجاعت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

تیری خطابت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اور سب سے بڑھ کر

یہ کہ تیری موت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

علامہ شہید! زمانہ آج بھی آپ کو یاد کرتا اور دل

خون کے آنسو روتا ہے۔ آج ہمیں آپ کی بہت ضرورت

تھی لیکن..... آپ تو وہاں جا چکے ہیں جہاں سے کوئی

واپس نہیں آیا کرتا۔ میری دعا ہے کہ اللہ اور اس کے

رسول ﷺ کے حکم کا جو دیا آپ نے جلایا وہ ہمیشہ یونہی جلتا

رہے۔ اللہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا

فرمائے۔ آمین!

جس درجے سے کوئی مقل میں گیا وہ شان سلامت دیتی ہے

یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

.....

تاریخ عالم میں چند ہی ایسے انسان ملیں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں قوم کے لیے نہایت ہی پر خلوص طریقے سے وقف کر دیں۔ ان چند انسانوں میں مجھے ایک انسان ایسا بھی ملا جس کی نمونہ زندگی نے زمانے پر اپنا گہرا اثر چھوڑا جو کہ آنے والی کئی صدیوں تک باقی رہے گا۔ وہ انسان اپنی زندگی گزار کر کے اس دنیا سے تو چلا گیا لیکن ہمارے دلوں سے کبھی نہ جاسکا اور نہ کبھی جاسکے گا اور وہ عظیم انسان ہے ”علامہ احسان الہی ظہیر شہید“

ظہیر شہید دنیا کے بہت بڑے لوگوں میں سے ایک تھا۔ وہ ظہیر جو صرف قرآن کی بات کرتا تھا، حدیث کی بات کرتا تھا، حق کی بات کرتا تھا، سچ کی بات کرتا تھا، غریبوں کے زخموں پر مرہم لگایا کرتا تھا، اہل حدیث کو حوصلہ دیا کرتا تھا اور فرمایا کرتا تھا: ”کبھی یاد کیا کرو گے لیکن اس وقت ہم نہیں ہوں گے“

وہ ختم ہو گیا جس کی موجودہ دور میں ہمیں بڑی ضرورت ہے۔

مجھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

ظہیر شہید رحمہ اللہ ان نادر روزگار انسانوں میں سے

ایک تھا جن کو زمانہ سینکڑوں برس کی گردش کے بعد پیدا

کرتا ہے۔ ظہیر تو وہ شخص تھا جس پر صرف پاکستان ہی نہیں

بلکہ پوری دنیا فخر کرتی تھی۔ اس کی عظمت اور بزرگی کا

اعتراف کرتی تھی۔ بقول میرے باپ کے پھر 30 مارچ

کا نہ بھولنے والا وہ دن آیا جب اللہ اور اس کے رسول کا

حکم بجا لانے والا ظہیر سب کی نظروں سے اوجھل ہو

گیا۔ اہل حدیث کا بادشاہ چلا گیا۔ بلبل علم خاموش ہو گیا

پوری دنیا میں اداسی چھا گئی، طبیعتیں بے چین ہو گئیں، چند

لحوظ کے لیے تو بالکل بھی یقین نہ آیا کہ ظہیر کو آخر موت

کیسے آگئی، یہ سب کیسے ہو گیا۔ وہ انسان جس کی ذہانت

لغات کلام کے مغز تک جاتی تھی۔ جس کی خطابت کا شہرہ

شریفیں ریلیاں اور پروگراموں کا جائزہ درپور 30 مئی

2015ء کو کمیٹیڈیم گوجرانوالہ میں تحفظ حریم شریفین کانفرنس

کے حوالہ سے منصوبہ بندی ۵ رکن سازی کے اشتہارات کی

اے بادشاہ! یہ لوگ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں ایک بری بات کہتے ہیں۔ اس پر نجاشی نے مسلمانوں کو پھر بلا بھیجا۔ وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمان کیا کہتے ہیں؟ اس دفعہ مسلمانوں کو گھبراہٹ ہوئی لیکن انہوں نے یہی طے کیا کہ ہم بہر حال سچ بولیں گے چنانچہ جب مسلمان نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے اور اس نے ان کے سامنے اپنا سوال رکھا تو سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”ہم عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ نے کر آئے ہیں، یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کنواری پاک دامن سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القا کیا تھا۔“

اس پر نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور بولا: اللہ کی قسم! جو کچھ تم نے کہا ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کے برابر بھی بڑھ کر نہ تھے۔ اس پر نجاشی کے درباری علماء نے ”ہونہہ“ کی آواز لگائی۔ نجاشی نے کہا: ہاں! چاہے تم لوگ ”ہونہہ“ ہی کہو۔

اس کے بعد نجاشی نے مسلمانوں سے کہا: بے فکر ہو کر جاؤ! تم لوگ میری مملکت میں محفوظ و مامون ہو۔ جو تمہیں گالی دے گا اس پر تاوان عائد کیا جائے گا۔ مجھے گوارا نہیں کہ تم میں سے کسی آدمی کو ستاؤں۔ تمہیں ستانے کے بدلے سونے کا پہاڑ بھی دیا جائے تو مجھے قبول نہیں۔

اس کے بعد نجاشی نے اپنے حاشیہ نشینوں کو حکم دیا: ان دونوں سفیروں کو ان کے تحفے واپس کر دو، مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سرخرو فرمایا اور کفار مکہ کے سفیر خائب و خاسر ہو کر واپس چلے گئے۔



الجمعیۃ یوتھ فورس پاکستان کی کابینہ کا اجلاس

الجمعیۃ یوتھ فورس پاکستان کی کابینہ کا اہم اجلاس 26

اپریل 2015ء بروز اتوار صبح 11 بجے دن زیر صدارت حافظ

ذاکر الرحمن صدیقی (صدر الجمعیۃ یوتھ فورس پاکستان) مرکز

اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔

ایجنڈا:

۵ تحریک نفاذ اسلام کا جائزہ ۵ ملک بھر میں تحفظ حریم

تقسیم ۵ بنیادی پونٹ کے الیکشن دورانیہ کا تعین ۵ دیگر امور باجارت صدر مجلس

منجانب: حافظ فیصل افضل شیخ جنرل سیکرٹری AYF پاکستان

اقوام کی برتری و ترقی

تحریر: جناب پروفیسر عظیم جاناہ

(Junior) نے اپنی کتاب وزٹیک آل (Winner take all) میں امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے تعلیمی نظام کی برتری کو لاحق خطرات پر بحث کی ہے۔ آج کی دنیا میں وہی اقوام ترقی سے ہمکنار ہو سکتی ہیں جو ہر معاملے میں بھرپور تحقیق کو یقینی بنائیں۔ جدید علوم و فنون کا معاملہ سرفہرست ہے۔ اس شعبے کو نظر انداز کر کے کوئی بھی قوم حقیقی ترقی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ ”وزٹیک آل“ سے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

اگر کوئی معاشرہ مسابقت کی دوڑ میں آگے رہنا چاہتا ہے تو اسے لازمی طور پر تمام متعلقہ امور کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری پر نظر رکھنے والے معاشرے ہی مسابقت کا حق ادا کر پاتے ہیں۔ کسی بھی شعبے میں برتری حاصل کرنے سے زیادہ مشکل مرحلہ اسے برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ دنیا بھر میں وہی اقوام زیادہ آسانی سے کامیاب ہو پاتی ہیں جو عشروں تک اس کے لیے تیاری کرتی ہیں۔

جدید تعلیم اور اس سے متعلق فنون کے معاملے میں بھی جدید رجحانات کا خیال رکھنا سودمند ثابت ہوتا ہے۔ اب تک امریکہ نے بیشتر معاملات میں برتر حیثیت برقرار رکھتے ہوئے کام کیا ہے۔ جدید علوم و فنون میں اس کی واضح برتری نے غیر معمولی فوائد کی راہ ہموار کی۔ مگر سچ یہ ہے کہ اب امریکہ کی برتری ختم ہونے کو ہے۔ کئی ممالک اس کی برتری کو چیلنج کرنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ چین، جاپان اور دوسرے ایشیائی ممالک کی جامعات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا رجحان تیزی سے پنپ رہا ہے۔ اگر کوئی ملک اپنی برتری برقرار رکھ پائے تب بھی اسے حالات پر نظر رکھنا چاہیے۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ بہتر پوزیشن میں آنے کے قابل نہ ہو سکے گا۔ بین الاقوامی سطح پر نمایاں حیثیت پانے کے لیے جو کچھ کرنا پڑتا ہے وہ کے بغیر بات بنتی نہیں۔ جدید تعلیم سے متعلق تمام امور میں

غیر معمولی حد تک سادہ طبیعت رکھنے والے بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ دنیا میں سب کچھ انہی کو ملتا ہے جو فتح سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ جنگ کا میدان ہو یا علم کی دنیا، کامیابی حاصل کرنے والوں کو ملنے والے فوائد کی کوئی حد مقرر کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ جس طرح کوئی فوج جنگ کے میدان میں فتح پانے کے بعد مفتوح ملک کا ہر اعتبار سے استحصال کر سکتی ہے اور کرتی ہے بالکل اسی طرح علم کی دنیا میں جو اقوام آگے نکل جاتی ہیں وہ پیچھے رہ جانے والی اقوام کے لیے پیچھے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑنا چاہتیں۔ ان کے قدرتی اور انسانی وسائل پر زیادہ سے زیادہ قبضہ یقینی بنا کر ہی وہ اپنی کامیابی کو مستحکم اور آسودگی کو جامع بناتی ہیں۔

جدید تعلیم اور فنون کے میدان میں جن اقوام نے اپنی برتری منوائی ہے انہیں اور بھی بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔ ایک کامیابی دوسری بہت سی کامیابیوں کو جنم دیتی ہے۔ بہت حد تک یہ (Chain-reaction) کا معاملہ ہے۔ امریکہ کسی دور میں تعلیم کے حوالے سے واضح برتری کا حامل تھا اور مالیاتی اعتبار سے بھی استحکام رکھتا تھا۔ زندگی کا ہر شعبہ جب تعلیم سے آراستہ ہو تو معاملات تیزی سے درست ہوتے چلے جاتے ہیں۔ امریکہ اب اس برتری سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ چند ایک امور میں یورپ کی برتری خطرے میں پڑ چکی ہے تاہم بیشتر یورپی ممالک میں تعلیم کا معیار آج بھی خاصا بلند ہے۔ دوسری طرف مشرقی ممالک میں تعلیم کا معیار بلند ہوتا جا رہا ہے۔ چین، جاپان اور بھارت کے کئی بڑے تعلیمی ادارے عالمی سطح پر اپنی حیثیت منوار رہے ہیں۔ تحقیق کے شعبے میں جس تیزی سے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ معیارات اپنائے جا رہے ہیں اسے دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ آنے والا دور انہی کے نام ہوگا۔

رچرڈ جے ایکلس جونیر (Richard J-Alex)

ہر اس معاشرے کو مہارت حاصل کرنا چاہیے جو مسابقت کی دوڑ میں شریک رہنا چاہتا ہے۔ اپنے آپ کو مسابقت کے قابل رکھنا کسی بھی ملک کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہوتا ہے۔ آج کی دنیا میں تعلیم کا معاملہ سادہ اصول پر مبنی ہے۔ اساتذہ وہی کچھ پڑھاتے ہیں اور طلباء وہی کچھ پڑھتے ہیں جو انہیں بہتر ملازمت کے حصول میں مدد دے سکے۔ جن مضامین کی تجارتی اہمیت نہ ہو ان میں لوگ کم کم دلچسپی لیتے ہیں۔ دنیا بھر میں اب تعلیم کے حوالے سے یہی رجحان ہے۔ جن مضامین کی تجارتی اہمیت برائے نام ہو ان کے بارے میں یہ سوچنا سادہ لوبی ہے کہ طلبہ ان میں غیر معمولی دلچسپی لیں گے۔ ترقی یافتہ دنیا نے ہر معاملے کو کاروباری مفاد سے وابستہ کر دیا ہے۔ معیاری تعلیمی اداروں میں وہی مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن کی بنیاد پر کسی کیریئر کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ امریکہ اور یورپ نے اس حوالے سے جامع رجحانات کو جنم دیا۔ مغربی جامعات میں انہی علوم اور فنون کو ترویج دی گئی جن کی بدولت خوشحالی اور آسودگی کی راہ ہموار کرنا ممکن ہو۔

کسی بھی ملک کے لیے اعلیٰ تعلیم کا شعبہ اسی وقت کارگر ثابت ہو سکتا ہے جب کھیت کی گنجائش بھی ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ غیر معمولی تعلیمی اور فنی مہارت کے حامل نوجوان تیار کیے جائیں اور معیشت انہیں کھانے کی سکت ہی نہ رکھتی ہو۔ غیر معمولی مہارت کے حامل گریجویٹ تیار کرنا اسی وقت سودمند ہوتا ہے جب ان کی صلاحیتوں سے استفادے کی بھی گنجائش ہو۔ اگر باصلاحیت افراد سے مستفید ہونے کی گنجائش کم ہو اور ان کے لیے کیریئر کے حوالے سے مواقع نہ ہوں تو رفتہ رفتہ اعلیٰ تعلیم کا شعبہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں جدید تعلیم اور فنی تربیت کے حوالے سے مسابقت کا یہ حال ہے کہ جو کوئی ایک بار ٹرین سے اتر جائے اس کے لیے دوبارہ چڑھنے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ معمولی نوعیت کی ملازمتیں تو ہر جگہ اور ہر دور میں ہوتی ہیں مگر مسئلہ ایسی ملازمت کے حصول کا ہے جو بہتر زندگی کی بنیاد فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے بہتر زندگی کا حصول ہی وہ مقصد ہے جس سے کم کسی بھی بات کے لیے وہ آمادہ نہیں ہوتے۔

اگر کسی ملک کا سیاسی اور معاشی نظام تعلیم کے شعبے

کو نظر انداز کر دے اور اس سے ہم آہنگی پیدا کرنے میں ناکام ہو جائے تو پورے معاشرے کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ امریکہ اس وقت تعلیم کے حوالے سے جس صورت حال سے دوچار ہے اس کی ذمہ داری سیاسی اور معاشی نظام پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اگر تعلیم کے شعبے میں بین الاقوامی مسابقت کے قابل رہنا ہے تو امریکی حکومت کو اپنے سیاسی اور معاشی رجحانات پر بھی نظر ثانی کرنا ہو گی۔ یہ تمام معاملات آپس میں اس قدر الجھ گئے ہیں کہ انہیں الگ الگ دیکھا سمجھا اور بدلانہیں جاسکتا۔

امریکہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اب اس نے یہ مفروضہ قائم کر لیا ہے کہ اسے کسی بھی شعبے میں حقیقی مسابقت کا سامنا ہو ہی نہیں سکتا۔ کئی ایک ممالک مختلف شعبوں میں مسابقت کے لیے بھرپور تیاریاں کر رہے ہیں۔ چین، جاپان، بھارت اور جنوبی کوریا جیسے ممالک نے اپنی معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے مختلف شعبوں میں مسابقت کی صلاحیت پیدا کی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں مسابقت کے قابل رہنے کے لیے امریکہ نے اب تک بھرپور تیاری نہیں کی۔ امریکی پالیسی ساز حلقے یہ محسوس کرتے ہیں کہ بعض معاملات میں مسابقت کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ دوسرے بہت سے ممالک جو کچھ کر رہے ہیں اس کا حتیٰ فائدہ خود امریکہ کو بھی ضرور پہنچے گا۔ اگر امریکہ نے اس حوالے سے سوچ تبدیل نہ کی تو اس کے لیے خرابی بڑھتی جائے گی۔ امریکہ اگر تعلیم کے شعبے میں اپنی برتری سے محروم بھی ہوتا جا رہا ہے تو اسے اس بات کا پوری شدت سے احساس نہیں۔ احساس شاید اس لیے نہیں کہ برتری کے خاتمے کے ابتدائی دور میں صورتحال کا اندازہ مشکل سے ہو پاتا ہے۔ اقتصادی فوائد جاری رہتے ہیں مگر جب بیرونی تیلے سے زمین سرکتی ہے تب اندازہ ہوتا ہے کہ خرابی کس حد تک بڑھ گئی تھی۔

امریکہ اس حقیقت کو بھی نظر انداز کر رہا ہے کہ اپنے بہت سے تکنیکی کام دوسرے ممالک کو دینے کی صورت میں اس کی پوزیشن کمزور ہوتی جائے گی۔ آؤٹ سورسنگ کی صورت میں وہ ممالک بھی رفتہ رفتہ مستحکم ہوتے جاتے ہیں جنہیں کوئی کام سونپا جاتا ہے۔ جاپان نے کئی ممالک کو تکنیکی امور میں معاونت فراہم کی ہے۔ امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لیے ایک

بنیادی مسئلہ یہ بھی ہے کہ مسابقت میں پیچھے رہ جانے کی صورت میں بہت کچھ داؤ پر لگ جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک شعبہ غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے اور بڑے پیمانے پر مارکیٹ شیئر حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہو جائے تب بھی دوسرے بہت سے شعبوں کو مستحکم رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شعبے کی کامیابی سے چند دوسرے شعبے مستفید ہو رہے ہوں تو ان کے لیے ناکامی کا ایک جھٹکا بھی بہت ہوتا ہے۔ جس طرح افرادی معاملات ہیں کسی ایک فرد پر مکمل انحصار انسان کو لے ڈوبتا ہے بالکل اسی طرح تعلیم یا کسی بھی دوسرے (صرف ایک) شعبے پر مکمل انحصار معاشرے کو شکست و ریخت سے دوچار کرتا ہے اور پھر لوگ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ کوئی بھی شعبہ حقیقی معنوں میں اسی وقت ترقی کرتا ہے جب اسے سیاسی اور معاشی قائدین سے رہنمائی حاصل ہو رہی ہو۔ تعلیمی شعبے کے قائدین اور طلباء بسا اوقات سیاستدانوں اور معیشت کے پیروؤں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ چند ایک امور میں ان کی رہنمائی ضرور کریں گے۔ سیاسی دنیا کے چند غلط فیصلے اور معیشت میں پھنسنے والے بعض منفی رجحانات تعلیم کے شعبے کو بری طرح متاثر کر سکتے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ طلباء کی بروقت رہنمائی کو قومی منصوبہ بندی کا حصہ بنائے اور انہیں دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات سے لڑنے کے لیے تیار کرے۔ امریکہ نے بیسویں صدی کے دوران تعلیم کو ہر حالت میں پہلی ترجیح کا درجہ دیا اور اس کا پھل بھی پایا۔ اس کے نقش قدم پر چل کر دوسرے خطوں کے کئی ممالک نے تعلیم کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا اور ترقی کی۔ جنوب مشرقی ایشیا کی مثال واضح ہے۔

امریکہ اگر الیکٹرونکس، سی سی کنڈیکٹرز اور ڈسپلے وغیرہ کے میدان میں اپنی نمایاں حیثیت برقرار رکھنا چاہتا ہے تو اپنی جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے ذہین ترین نوجوانوں کو روشن مستقبل کی ضمانت فراہم کرے۔ اس صورت میں وہ امریکی ٹیکنالوجیکل سیکٹر کو اپنی خدمات فراہم کر سکیں گے۔ امریکہ میں دنیا بھر کے ذہین نوجوان تعلیم حاصل کرتے ہیں اور سند حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن میں یا پھر دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ امریکہ نے طویل عرصے تک دنیا بھر

کے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے استفادہ کرتے ہوئے معیشت کو مستحکم کرنے میں بھی دوسرے ممالک کے باصلاحیت افراد نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مگر اب ایسا لگتا ہے کہ امریکہ دوسروں سے مستفید ہونے کے معاملے میں حساس نہیں رہا۔ اس کی ترجیحات بدل گئی ہیں باصلاحیت افراد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بجائے امریکہ ان سے گلو خلاصی کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ روش اس کے اداروں کی کمزوری کا باعث بن رہی ہے۔ آج کے تعلیم یافتہ نوجوان سیلف ایمپلائمنٹ یعنی اپنے بزنس پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ اگر انہیں تباہک مستقبل کو یقینی بنانے کا موقع ملے تو مالیات کے شعبے میں جانا پسند کرتے ہیں۔ انویسٹمنٹ بینکنگ کا شعبہ انہیں زیادہ سودمند دکھائی دیتا ہے۔ تجربے سے ثابت ہو چکا ہے کہ تعلیم کے شعبے میں ترجیحات کا بہتر انداز سے تعین کرنے پر کوئی بھی ملک اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک سے افریقہ کے پسماندہ ترین ممالک تک یہ اصول سب پر اطلاق پذیر ہے۔

آؤٹ آف سورسنگ کی صورت میں کسی ترقی یافتہ ملک کا کوئی بھی کاروباری ادارہ اچھے خاصے اخراجات کم کر سکتا ہے۔ مگر دوسری طرف یہی روش ملک میں تحقیق اور ترقی کی مد میں خسارے کا باعث بنتی ہے۔ کسی بھی شعبے کو پروان چڑھانے میں تحقیق و ترقی کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔ ٹیکنالوجی کے شعبے میں اس کی اہمیت سے انکار کیا ہی نہیں جاسکتا۔ امریکہ اس معاملے میں اپنی برتری سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ مختلف ٹیکنالوجیز کے حوالے سے امریکہ دنیا بھر کے باصلاحیت افراد کے لیے غیر پرکشش ہوتا جا رہا ہے۔ ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کو سوچنا چاہیے کہ جب تعلیم کے شعبے میں لاپرواہی برتنے سے امریکہ جیسے ملک کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں اور Disadvantage کا سامنا ہو سکتا ہے تو ان کے لیے کتنی مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔



امام وقاری کے ضرورت مند توجہ فرمائیں

ایک قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں اگر کہیں ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔ ترجیم سرگودھا ولاہور یا گردونواح۔

رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

پوچھ لی جائیں۔ اس نے عمر کن چیزوں میں ختم کی جوانی کہاں گزاری، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو کچھ سیکھا اس پر کتنا عمل کیا۔“ (ترمذی)

ان مبارک فرامین کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان بالخصوص نوجوانوں کو چاہیے کہ محاسبہ نفس کرتے ہوئے اپنا احتساب خود کریں۔ اس چیز کا جائزہ لیں کہ انہوں نے اپنی زندگی کے ان سنہری ایام میں اسلام کی نشر و ترویج کے لیے کتنا وقت صرف کیا ہے۔ اسلام جدوجہد، سعی و عمل اور سرگرمی ہے، وہ موت نہیں حیات ہے اور اس دوا می حیات کے طالب و متقی اسلام کے علمبردار نوجوان ہیں کہ جن کی جرأت و شجاعت، بہادری و بے باکی، صبر و استقامت اور ان گنت قربانیوں سے تاریخ اسلام میں امنٹ نقوش ثبت ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلم معاشرے کی نظر ہمیشہ نوجوانوں پر ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ کون سا نوجوان ہے کہ جو مسلم معاشرے کی امیدوں کا مرکز اور امنگوں کا ترجمان ہو۔ اقبال کے الفاظ میں

وہی جوان ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا

شباب جس کا ہو بے داغ، ضرب ہو کاری

یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ قومیں اپنے نوجوانوں پر ہی جیتی ہیں اور کسی قوم کے مستقبل کی حفاظت اس کے نوجوان ہی کر سکتے ہیں۔ شیکسپیر نے کہا ہے کہ ”بڑھاپے میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے سے بہتر ہے کہ جوانی میں جدوجہد کرتا ہوا مر جائے۔“

اس لیے یاد رکھنا چاہیے کہ عالم شباب، جدوجہد اور کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ اور جب نوجوان قوم کی تقدیر کو بدلنے کا عزم کر لیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کا حامی و ناصر بن جاتا ہے۔ کس قدر سچ کہا ہے علامہ اقبال نے:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں

نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

آخر میں مسلک اہل حدیث کے شاہینوں سے

التماس کروں گا کہ وہ اپنی زندگی کے ان سنہری ایام کو اسلام

کی سر بلندی، معاشرے کی تطہیر، مسلک اہل حدیث کے

فروغ اور ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں صرف کریں۔ کیونکہ

جوانی کے یہ مختصر لمحات پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے۔ اگر

اس وقت جبکہ جوانی کا آتش گرم اور جذبے بام عروج پر

کچھ کر لو نوجوانو!..... اشتی جوانیاں ہیں

ترجمہ: جناب محمد رمضان یوسف سلفی

بے اسی طرح جوان کو سستی و کاہلی لے ڈالتی ہے۔ ”چنانچہ اس المناک صورتحال کو پیش نگاہ رکھ کر نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنی جوانی کے شب و روز اعلائے کلمۃ اللہ کی سر بلندی اور اسلام کی اشاعت و ترویج میں صرف کریں۔

اسلام کے لیے ان کی یہ کوشش و کاوش آخرت میں ان کے لیے باعث نجات ہوگی۔ آج نوجوان صحت و فراغت کے باوجود غفلت کی چادر اوڑھے محو خواب ہیں وہ اپنے اس تغافل کے باعث صریحاً نقصان اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ رسول ہاشمی ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ”دونعتیں ایسی ہیں جن سے بہت سے لوگ نقصان

رسول ہاشمی ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

”دونعتیں ایسی ہیں جن سے بہت

سے لوگ نقصان اٹھائے ہوئے ہیں“

صحت اور فراغت۔“ (بخاری)

اٹھائے ہوئے ہیں، صحت اور فراغت۔“ (بخاری)

اس فرمان نبوی ﷺ کو سامنے رکھتے ہوئے نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنی زندگی میں تغیر و تبدل پیدا کریں اور اسلام کی سر بلندی کے لیے دعوت و جہاد کے میدان میں سرگرم عمل ہو جائیں۔ آقائے کائنات کا ایک اور فرمان مبارک نوجوانوں کے لیے حیات نو کا پیغام ہے کہ ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے، مالدار کی کو فقیری سے، فرصت کو مصروفیت سے اور زندگی کو موت سے پہلے۔“ (ترمذی)

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

”قیامت کے دن انسان کے قدم ہلنے بھی نہ

پائیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزیں نہ

نوجوان کیا ہیں؟! والدین کے لیے ٹھنڈک ان کے دل کا قرار ان کے بڑھاپے کا سہارا، ملک و ملت کے لیے سرمایہ، انظار مستقبل کے امین اور پاسدار، معاشرے کی تعمیر و ترقی کے معمار اور فتح و نصرت کی آواز۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی قوم میں کوئی انقلاب پیا ہوا، خواہ وہ مثبت تھا یا منفی، تعمیری تھا یا تخریبی، تو اس کی روح رواں نوجوان طبقہ ہی رہا تھا۔ معاشرہ اگر جسم ہے تو نوجوان اس کی روح۔ کیونکہ یہ میدان عزم و جزم اور بزم و رزم کے شہسوار ہوتے ہیں۔ جب یہ بزم سجاتے ہیں تو قومیں ان کے عظیم کارناموں کے سبب مقام رفعت پر متمکن نظر آتی ہیں اور جب یہ رزم کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کامیابیاں ان کے قدموں سے آگلی ہیں۔ نئی دنیا آباد کرنے کے لیے بے پناہ جذبوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے میں کچھ کر دکھانے کا جذبہ نوجوانوں سے زیادہ کسی میں نہیں ہوتا۔ باعث افسوس امر ہے کہ جوانی کو دوام نہیں۔ سیما اکبر الہ آبادی کے الفاظ ہیں:

جوانی خواب کی سی بات ہے دنیائے فانی میں۔

اور ساحر نے کہا:

جوانی موج دریا ہے جوانی پھر نہ آئے گی۔

اور ایک دانائے کہا: ”ایسی جوانی دیکھی جو جا کر نہ

آئے ایسا بڑھا پا دیکھا جو آ کر نہ جائے۔“

اس حقیقت کے باوجود بہت ہی کم ایسے نوجوان ہوں گے جو ان سنہری ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔ بلکہ اکثر تو غفلت اور سستی میں ہی ان قیمتی لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں۔ کسی دانشور نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ..... ”آدھی برسوں میں جوان ہوتا ہے لیکن اگر اپنے اوقات کار کو عمدہ طریقے پر صرف نہ کرے تو گھنٹوں میں بوڑھا ہو جاتا ہے۔“

اور کوئی اس طرح گویا ہوا کہ ”جس طرح مال دار کو

بخلی، حاکم کو طمع، عابد کو غرور اور سخی کو افسوس خراب کر دیتا

تحریر
جناب سید اکرام اللہ

شہادت کی آرزو

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شہادت کی دعا مانگی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ شیر خدا نے بستر مرگ پر موت کی بجائے میدان جنگ میں شہادت کی آرزو کو بہترین موت قرار دیا۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی شہادت کی آرزو کی۔

سر سچ کر متاع دل و جاں خریدنا ہے
سودا ہے وہ کہ جس میں خسارہ کوئی نہیں
شہید عظمت کا وہ شہسوار ہوتا ہے جو اپنے لہو سے
کائنات کے ذرے ذرے کو حسن و رعنائی عطا کرتا ہے۔
رنگ و رعنائی میں روشنی کے ایسے دیپ جلاتا ہے کہ ایک
لاکھ سے ہزاروں جل جاتے ہیں، چاہے وہ مکہ حق کہنے والا
قاضی ہو یا انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر فیصلے کرنے والا جج
ہو۔ کوئی عالم دین ہو یا میر کارواں..... حق بات پر کٹ
مرنے والا نڈر صحافی ہو یا صداقت، عدالت، شجاعت کا
درس دینے والا استاذ امن و امان کے لیے جان دینے والا
سپاہی ہو یا سرحدوں پر پہرہ دینے والا جانباز مجاہد، جو قوم کی
تعبیر بن کر جام شہادت نوش کرتا ہے۔

جس دج سے کوئی مظلوم میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آتی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں
یہی وہ عظیم مقصد ہے جو میری آرزوئے حیات
ہے۔ میں نے سچے دل سے یہ تمنا کی ہے اور اس تمنا کی
تکمیل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ یقیناً شہادت ایک
عظیم اور خوب صورت مقصد اور آرزوئے حیات ہے۔
اپنے اس مالک سے دعا کریں کہ جس کے قبضہ
قدرت میں سب کی جان ہے کہ ”اے اللہ! زندگی میں
اسلام کی خدمت کی توفیق دے اور موت ایمان پر اور
شہادت والی دے۔ (آمین!)“

ارشاد ربانی ہے:
﴿وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ (الحج: ۷۷)
”اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد
کرنے کا حق ہے۔“

زندگی اللہ تعالیٰ کی انمول نعمت ہے کائنات عارضی
اور انسانی زندگی فانی، ہر انسان اپنی زندگی میں کوئی نہ کوئی
محبوب آرزو رکھتا ہے۔ وہی زندگی کا میاب ہے جس کے
پس منظر میں کسی عظیم مقصد کی لگن ہو مقصد کی یہی سچی لگن
انسان کو سرگرم عمل رکھتی ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی
مقصد حیات انسان کی سوچ و فکر کا آئینہ دار ہوتا
ہے۔ آج کوئی وزیر بننا چاہتا ہے تو کوئی سفیر..... کوئی تاجر
بننا چاہتا ہے تو کوئی ڈاکٹر..... کوئی شاعر بننا چاہتا ہے تو
کوئی ادیب..... کوئی معلم بن کر روح انسانی کو سنوارنا
چاہتا ہے تو کوئی انجینئر بن کر ایجادات کی دنیا میں اضافے
کا خواہش مند ہے۔ مگر بھائیو!

ہمیں با مقصد زندگی اور بہتر موت کو ہی اپنی منزل
بنانا ہوگا۔ سعادت والی اس موت کا دوسرا نام شہادت ہے۔
شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
یہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور آخرت کی زندگی دائمی ہے۔
خون کے قطروں سے دوں گا میں حساب زندگی
غازہ اسلام ہے خون شہیداں سربس
شہادت کی موت وہ موت ہے جسے پانے کی تمنا
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا علیہ السلام نے بھی کی۔

والی اہل حدیث احمد پور شرقیہ میں اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل
احمد پور شرقیہ کے زیر اہتمام ”دفاع حرین شریفین سیمینار“ منعقد
ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا عمر صدیقی، مولانا عمران سلفی،
سید خالد محمود شاہ ندیم، جناب عمر فاروق اور حافظ عزیز سلفی صدر اہل
حدیث یوتھ فورس ضلع بہاولپور خطاب کریں گے۔ جبکہ پروگرام کی
صدارت حافظ محمد ارشد فرمائیں گے۔

منجانب: محمد اشفاق سلفی سرپرست AYF ضلع بہاولپور

ان شاء اللہ امن و امان ہو جائے گا۔ حرین شریفین کی حرمت اور
حکومت سعودیہ کا ساتھ دے کر سرخرو ہوں گے۔ دعا خیر کے ساتھ
ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں ناظم شہر عمر فاروق لکھوی،
الہمدیٹ یوتھ فورس کے صدر حافظ غلیل الرحمن مجاہد جنرل سیکرٹری
اور سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔

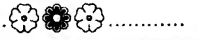
احمد پور شرقیہ..... دفاع حرین شریفین سیمینار

29 اپریل بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد ٹاہلیاں

ہیں کچھ نہ کیا گیا تو آپ کو تا زندگی اس کا حزن و ملال رہے
گا۔ لیکن پھر اس وقت سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ
حاصل نہ ہوگا۔ لہذا اب حالات کا تقاضا ہے کہ گوشہ نشینی کی
زندگی ترک کر کے میدان کارزار میں کودا جائے اسی میں
ان کی عزت و عظمت اور ترقی کا راز پنہاں ہے۔

میں اپنی جماعت کے اکابرین کی خدمت عالیہ میں
بھی گزارش کروں گا کہ وہ نوجوانوں کی صلاحیتوں سے
فائدہ اٹھائیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان پر دست
شفقت رکھیں، ان کی ضروریات کا خیال کرتے ہوئے ان
کی جائز مالی امداد کریں۔ آج کے یہ نوجوان ورکرز کل کی
جماعت اہل حدیث ہے، ان کی سرپرستی اکابر کا فریضہ
ہے۔ اپنے اہل حدیث نوجوان ساتھیوں سے شاعر کے
ان الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ

اگر کچھ کام کرنا ہے تو اٹھ کر لے جوانی میں
پلٹ کر پھر نہیں آتا یہ موسم زندگانی میں



حرین شریفین کی حفاظت کے لیے جان و مال سب کچھ قربان کر دیں گے

مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ شہر کے زیر اہتمام
مرکز کی کال پر تحفظ حرین شریفین ریلی منعقد کی گئی۔ ریلی کا آغاز
جامع مسجد قاضی محمد رمضان والی چرچ روڈ سے ہوا جس کا اختتام
پریس کلب چوک میں ہوا۔ ریلی میں شہر بھر سے لوگ پرچم اور کتبے
لے کر کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ ریلی بڑھتے بڑھتے پریس
کلب چوک میں جا کر ایک بڑے جلسہ کی شکل اختیار کر گئی۔
شرکائے ریلی میں زبردست جوش و خروش موجود تھا اور تمام
شرکائے ریلی نے سعودی عرب کی حمایت میں کتبے اٹھا رکھے
تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اوکاڑہ شہر کے امیر محمد طاہر نے
ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب نہ صرف
پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کا خیر خواہ اور محسن ملک ہے جبکہ مکہ
و مدینہ میں حرین شریفین کی بقاء پر سعودیہ سے ہمارے رشتے بہت
مضبوط اور گہرے ہیں۔ اس لیے سعودی عرب کی سالمیت کے
لیے ہم اپنا مال و جان سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن
سعودیہ کی سالمیت پر آج نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ
مرکزی جمعیت اہل حدیث جناب پروفیسر ساجد میر کی قیادت
میں پورے ملک میں تحفظ حرین شریفین کی تحریک برپا کر رہی ہے
اور اہل حدیث کا بچہ بچہ خانہ کعبہ کی حرمت پر قربان ہو جائے گا۔
ریلی سے مولانا حافظ عبدالکائن سیکرٹری نائب امیر شہر نے بھی خطاب
کیا اور کہا کہ اغیار کی تمام سازشیں ناکام ہو جائیں گی اور خلیج میں

یاد و فرنگان

مولانا قاری عبدالرحیم زاہد

تحریر جناب محمد افضل

ہونہار طلبہ و طالبات میں 550 لیپ ٹاپ کی تقسیم

حکومت پنجاب نے دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے لیپ ٹاپس تقسیم کیے ہیں۔ اس ضمن میں وفاق المدارس السننہ سے الشہادۃ العالیہ کے حامل 550 طلباء و طالبات کو لیپ ٹاپس تقسیم کیے گئے۔ جس کے لیے 30 مارچ بروز سوموار ایک پروقار تقریب جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں ڈی سی او فیصل آباد نور الامین مینگل اور علاقہ کے ایم پی اے حاجی الیاس انصاری بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے اور پنجاب بھر سے طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السننہ پاکستان نے سپانسامہ پیش کرتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وفاق المدارس السننہ کے زیر اہتمام سینکڑوں مدارس میں ہزاروں طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ جنہیں بہترین نصاب تعلیم پڑھایا جاتا ہے۔ اس نصاب کا امتیاز یہ ہے کہ یہ فرقہ واریت سے خالی ہے۔ طلبہ کو عدم تشدد اور برداشت کی تربیت دی جاتی ہے۔ مہمانوں نے اپنے خطاب میں دینی مدارس کی قومی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مدارس کی مخالفت دراصل اسلام دشمنی ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ قیام امن میں اپنا کردار ادا کریں۔ لوگوں کی اصلاح کے لیے حکمت بصیرت سے کام لیں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ لیپ ٹاپ دراصل ایک یونیورسٹی ہے جس سے مکمل ریسرچ اور تعلیم کا کام لیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ خادم اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کریں گے کہ وہ دینی مدارس کے فضلا کو کالرشپ میں بھی حصہ دیں۔ نیز بیرونی دورہ میں بھی موقع دیں۔

آخر میں صدر جامعہ حاجی بشیر احمد نے پروفیسر ساجد میر صدر وفاق المدارس السننہ کی نمائندگی کرتے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ خاص کر خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ تقریب میں مولانا محمد یوسف انور، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مولانا عبدالستار حماد، مولانا محمد یونس بٹ نے شرکت کی۔ (شعبہ نشر و اشاعت جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

سیرت النبی ﷺ کا کنفرنس

28 اور 29 مارچ بروز ہفتہ اتوار دو روزہ سیرت النبی ﷺ کا کنفرنس جامع مسجد محمدی اہل حدیث میں منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر سید طیب الرحمن زیدی مولانا اکرم زاہد بھٹوی حافظ محمد یوسف سپروی مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر اور علامہ شاہ محمود باجوہ نے پر تاثیر خطابات فرمائے۔

منجانب: ابو عبدالرحمن زبیر احمد صدیقی دھار پوال چوٹہ

فرمان قسط الرجال کے اس دور میں پورا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ گزشتہ چند ہی برسوں میں بڑے بڑے علمائے کرام دنیا سے کوچ کر گئے۔ جن کا خلا پر ہوتا نظر نہیں آ رہا کہ اسی اثناء میں قاری عبدالرحیم زاہد ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ خدا جانے ہر کسی سے ان کا کتنا تعلق تھا، آپ کے جنازے میں کثیر تعداد میں تمام مکاتب فکر کے لوگ شریک تھے۔ یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مولانا موصوف مسلک اہل حدیث کے ترجمان اور سلفی منہج کے علبردار تھے۔ امام احمدؒ نے فرمایا تھا کہ اللہ والوں کا ان کے جنازوں سے پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ آپ کے جنازے میں بڑی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ اس موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی، آپ نے قول امام احمدؒ کی حقیقت آشکارا کر دی۔

ان کی وفات پر پرسائل و جرائد اور اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئیں ان سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فرد سے لے کر جماعت تک شاگرد سے لے کر اساتذہ تک سبھی دل گرفتہ اور غمگین تھے۔

موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں بھی آئے ہیں مرنے کے لیے

مولانا قاری عبدالرحیم زاہد صاحب نے نہایت سادہ زندگی بسر کی، صاف ستھرا لباس جو ہر وقت خوشبو سے معطر رہتا، عالم باعمل اور اسلاف کی نشانی تھے۔ خلاف سنت کام ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ مسلک اہل حدیث کی تبلیغ و اشاعت کا بڑا درد رکھتے تھے۔ انہوں نے ہر حال میں تنظیمی، تبلیغی، اصلاحی و فلاحی امور انجام دیئے، مولانا نے اپنے پیچھے سوگواران میں پانچ حافظ قرآن بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام مرحمت فرمائے۔ آمین!

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
بزمہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

چھٹرا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

ممتاز عالم دین، مدبر حکیم دینی اور سماجی رہنما، قاری عبدالرحیم زاہد اپنی زندگی کی ۶۱ بہاریں دیکھ کر طویل علالت کے بعد ۲۷ جنوری بروز منگل ہزاروں احباب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم دسمبر ۱۹۵۳ء کو تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال کے ایک گاؤں 7/8-AR کرلی والا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تیرہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ علوم اسلامیہ کے لیے مولانا محمد یحییٰ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ پھر علمی پیاس بجھانے کے لیے چار سال دارالحدیث جلاپور پیر والا میں زیر تعلیم رہے لیکن سند فراغت جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن سے حاصل کی۔ پروفیسر عبدالستار حامد، مولانا عبدالغفار اعوان اور مولانا داؤد مدنی ہم سبق تھے۔ اساتذہ کرام میں مولانا صادق خلیل، مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی اور مولانا عبدالرشید اناروی قابل ذکر ہیں۔ علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ قاری عبدالرحیم زاہد نے اکتوبر ۱۹۷۷ء میں فاضل طب و الجراحت کی ڈگری حاصل کی۔ مسجد مبارک اہل حدیث حاجی چوک کمالیہ میں چالیس سال تک خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مرحوم جید عالم دین، عظیم مدرس، بہترین مربی و مبلغ اور حکمت میں پید طولی رکھتے تھے۔ وہ جوہر دور کے پیکر، قناعت پسند سادہ مزاج اور ہر لحاظ پر شخصیت کے مالک تھے۔

صحیحین کی روایت کے مطابق فرمان نبوی ﷺ ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت علم کا اس دنیا سے اٹھ جانا ہے اور یہ علامت اہل علم و فن کے اس دار فانی سے رحلت کی صورت میں پوری ہوگی۔ آپ ﷺ کا

سعودی عرب کی حمایت اور تحفظ حرمین شریفین ریلیاں

عزم تحفظ حرمین شریفین کنونشن ورلڈی گوجرانوالہ

✽ گوجرانوالہ..... کئی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ کی کابینہ، تحصیل امراء، ناظمین اور خازنین کا اجلاس امیر ضلع قاری محمد حنیف ربانی کی زیر صدارت 12 اپریل 2015ء جامع مسجد محمدی اہل حدیث قلعہ دیدار سنگھ میں منعقد ہوا جس میں دیگر امور کے علاوہ موجودہ حالات کے پیش نظر عزم تحفظ حرمین شریفین کنونشن ورلڈی کے فوری طور پر انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ طے پایا کہ شہر گوجرانوالہ کی قیادت سے مل کر یہ پروگرام کیا جائے۔ لہذا ناظم ضلع قاری محمد تنویر کی قیادت میں پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے شہری جمعیت کے امیر پروفیسر محمد سعید کلیروی، ناظم شہر صاحبزادہ حافظ عمران، عریف سرپرست شہر لانا محمد صادق عتیق و دیگر سے مل کر تاریخ، وقت، مقام و دیگر تمام معاملات طے کیے۔ اجلاس میں امیر پنجاب نے خصوصی شرکت کی اور مفید مشوروں سے نوازا اور فوری طور پر 3000 ہزار اشتہارات 100 کتبے 500 پچم اور حال ہی میں سعودی عرب کے حوالہ سے اخبار میں امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کا کالم (بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ) پمفلٹ کی شکل میں چھپوانے کی ذمہ داری مولانا ابراہیم نے احسن طریقے سے انجام دی۔ مزید 500 اشتہارات چھپوائے گئے۔ اس سلسلہ میں ضلعی قیادت نے ضلع بھر کے دورے کر کے کارکنان کو کنونشن ورلڈی کا مایاب بنانے کی ہدایت کی جو کہ تحصیل ذمہ داران ضلعی کابینہ کے افراد، حلقہ جات ناؤز کے امراء ناظمین، ضلعی و تحصیل ذمہ داران یوتھ فورس نے احسن طریقے سے نبھائی۔ شہری قیادت نے مدارس کے شیوخ الحدیث سے مل کر اور تمام علمائے مساجد سے رابطہ کر کے بھرپور محنت کی۔ کنونشن کے لیے شہری مرکزی اور باروق مسجد مکرم اہل حدیث ماڈل ٹاؤن کا انتخاب کیا۔ اس سلسلہ میں ضلعی تحصیلوں کے ذمہ داران 12 اپریل بروز اتوار بوقت 1 بجے اپنے اپنے علاقوں سے قافلوں کی صورت میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اہل حدیث یوتھ فورس نے سیکورٹی کے فرائض انجام دیے۔

- 1 تحصیل گوجرانوالہ کے ٹاؤن قلعہ سے ایک بس ایک چھوٹی گاڑی 45 موٹر سائیکلوں کا قافلہ قاری عصمت اللہ ظہیر ناہید اعباد الجبار عرف فاروق انجم حافظ شہباز احمد قاری محمد ارشد سلفی، خطیب الرحمن جانی محمد امین مغل و دیگر لے کر شامل ہوئے۔ سندھی پور ٹاؤن سے قاری عمر فاروق طوارحان اسحاق اللہ گورایہ 1 مرد 40 موٹر سائیکل لے کر شامل ہوئے۔ کھیلی ٹاؤن سے مولانا اسماعیل مجاہد 10 موٹر سائیکلوں کا قافلہ لے کر شامل ہوئے۔
- 2 تحصیل کامو کے: امیر ضلع قاری محمد حنیف ربانی، امیر تحصیل حافظ آصف ندیم، قاری نصیر عثمانی، ناظم تحصیل، مولانا انور ظہیر، خازن تحصیل حاجی حفیظ الحسن، حافظ شاہد الرحمن صدر AYF تحصیل 3 مرد 10 رکشے 2 کاریں لے کر شامل ہوئے۔
- 3 تحصیل نوشہرہ..... حافظ محمد یعقوب ناظم تحصیل، ڈاکٹر عبداللہ، شمشاد ناہر، سید بلال شاہ، محمد مصطفیٰ جعفر امیر تحصیل، سید فیصل ہاشمی، قاضی عبدالرشید ارشد، مولانا حسن محمد نوکھر والے 3 عدد مرد 10 موٹر سائیکلوں سمیت کنونشن کی زینت بنے۔
- 4 امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، تحصیل کے امیر سید عبدالستار شاہ، نعمت اللہ ظفر ناصر شاہ، قاری اشرف کھل، حافظ فہیم الرحمن و دیگر سمیت 45 موٹر سائیکل 2 کاریں لے کر کنونشن میں تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر کنونشن سے تلاوت قرآن مجید و حمد و نعت کے بعد صوبائی و مرکزی شیوخ الجامعات، ضلعی، شہری یوتھ فورس قیادت نے ولولہ انگیز خطابات فرمائے۔ بعد نماز عصر نکلنے والی ریلی میں ہزاروں شرکاء علماء شیوخ الحدیث، طلباء، جماعتی احباب بقافلوں میں پرچم تھامے، کتبے پکڑے، سینرز زہراتے حرمین شریفین پر جان بھی قربان ہے۔ پاک عرب دوستی زندہ باد۔ حرم کے محافظ ہم تمہارے ساتھ ہیں کے نعرے لگاتے گوند لالہ اڑھ کی طرف رواں تھے۔ عوام کا ٹھانٹیں مارتا سندھرا احمدیٹ کا اتنا بڑا جہم غیر اہل توحید کا اتنی تعداد میں جمع ہونا دیکھ کر لوگ حیران و ششدر رہ گئے۔ گوند لالہ اڑھ پر قائدین نے ولولہ انگیز خطابات فرمائے۔ مہمان خصوصی پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب نے سعودی عرب اور خصوصاً حرمین شریفین کے حوالہ سے جماعتی پالیسی سے آگاہ فرمایا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی قیادت امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کا پیغام لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ حافظ عبدالرزاق سینئر نائب ناظم اعلیٰ پنجاب نے اپنے خطاب میں کہا کہ امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں اسلامیان پاکستان بالعموم اور اہل حدیث بالخصوص حرمین شریفین کے ہر قسم کے دفاع کے لیے تیار ہیں۔ میڈیا اور اخبارات کے صحافی کوریج کے لیے کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اسٹیج بیکرٹری کے فرائض مولانا ابراہیم نے انجام دیے۔ امیر ضلع قاری محمد حنیف ربانی، ناظم ضلع قاری محمد تنویر، خازن ضلع قاری عصمت اللہ ظہیر و دیگر قائدین نے بھی خطابات فرمائے۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کنونشن ورلڈی میں تشریف لائے، ہم ان کے مشکور ہیں امیر شہری پروفیسر محمد سعید کلیروی، حافظ عمران عریف، ناظم سٹی مولانا صادق عتیق، حافظ مقصود عمر فاروق کیلانی، نعمت اللہ ظفر، مولانا محمد مشتاق، چیمبر حافظ اسعد محمود سلفی و دیگر نے خطابات کیے۔ کنونشن ورلڈی ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔ یاد رہے مرکزی جمعیت کے عظیم صحافی مدیر اعلیٰ مفت روزہ اہل حدیث لاہور محترم بشیر احمد انصاری، بنفس نفیس سارے پروگرام میں خود موجود رہے۔ (منجانب: شعبہ نشر و اشاعت سٹی ضلع گوجرانوالہ)

مرکزی جمعیت اہل حدیث اور AYF کے زیر اہتمام تحفظ حرمین شریفین ریلی

✽ کوہاٹ..... دنیا میں یہود و نصاریٰ مسلمانوں میں تفریق پیدا کر کے لڑانا چاہتے ہیں۔ عراق، لیبیا، مصر، فلسطین اور شام کے بعد اب حوثی باغیوں کی مدد سے یمن کے ذریعے سعودی عرب کی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں کوہاٹ کی مرکزی جمعیت اہل حدیث نے سعودی عرب کے ساتھ لا الہ الا اللہ کے رشتے کے ناطے تحفظ حرمین شریفین کے لیے آواز بلند کی اور 5 اپریل 2015ء بروز اتوار حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ریلی نکالی۔ یہ ریلی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چشمہ جات جنگل خیل کوہاٹ سے مولانا معراج محمد قریشی اور سرپرست اہل حدیث یوتھ فورس عبدالودود اوعان کے زیر قیادت شروع ہوئی۔ جس میں تحصیل کے جنرل بیکرٹری ماسٹر فضل الرحمن، کوہاٹ بار ایسوشیشن کے جنرل بیکرٹری سمیع اللہ خاں ایڈووکیٹ یوتھ فورس کے صدر لیاقت علی ناصر خان، مطیع اللہ، عبدالشکور اور سینکڑوں فرزندان اسلام نے شرکت کی۔ ریلی شرکاء جامع مسجد اہل حدیث چشمہ جات جنگل خیل سے موٹر سائیکل، کاروں اور پیدل

چلتے ہوئے گلوبیرہ چوک سے ہوتے ہوئے کوہاٹ شہر تحصیل گیٹ پہنچے۔ ساری پایاں اور مسلم آباد سے مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کوہاٹ کے امیر اور ڈاکٹر فضل قادری کی قیادت میں کارکن کوہاٹ شہر کے اندر داخل ہو گئے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ حرمین شریفین پر جان بھی قربان 'سعودیہ سے رشتہ کیا لا الہ الا اللہ کے نعرہ کی گونج میں شاہ فیصل چوک پہنچے تو مقررین نے خطاب فرمایا۔ یوتھ فورس کے عبدالمقیت نے سٹیج سیکرٹری کا فریضہ انجام دیا۔ طالب علم محمد خالد کی تلاوت قرآن پاک کے بعد ایڈوکیٹ سمیع اللہ خاں نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ دنیا میں مسلمانوں کو عراق، لیبیا، شام، مصر، فلسطین میں مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر کمزور کر رہے ہیں۔ 1500 سو سال پہلے بھی یمن نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کی مدد سے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔ اب خانہ کعبہ کی حفاظت کے لیے ہر مسلمان جان کا نذرانہ دینے سے دریغ نہیں کرے گا۔ تحصیل کوہاٹ کے جنرل سیکرٹری ماسٹر فضل الرحمن نے کہا کہ متحدہ ہو جاؤ تفرقوں میں نہ پڑو ورنہ کفار تم پر غالب آجائیں گے۔ پھر تحصیل کوہاٹ کے امیر مومن خان نے بھی اتفاق اور اتحاد کی تلقین کی پھر یوتھ فورس کے سرگرم رکن عبدالمقیت نے بھی خطاب کیا۔ مولانا عبدالقدیر قریشی محترم مدینہ یونیورسٹی نے فرمایا کہ پاکستان کے درباری مولوی اور چند سیاسی پارٹیاں شور مچا رہی ہیں کہ یہ پرائی جنگ ہے۔ اس میں پاکستان کو شامل نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دراصل بیت اللہ کی جنگ ہے۔ آخر میں مولانا معراج محمد قریشی صاحب نے فرمایا کہ سعودی عرب پاکستان کے ساتھ ہر مشکل گھڑی میں شانہ بشانہ کھڑا رہا، F-16 جنگی طیارے خرید کر پاکستان کے حوالے کیے۔ اسی طرح ارضی و سماوی آفات کے وقت سعودی عرب نے دل کھول کر مدد کی۔ اب اہل حدیث کا بچہ بچہ سعودی عرب پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے گا۔ ہم وزیر اعظم، جناب چیف آف آرمی سٹاف اور صدر سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حرمین شریفین کے دفاع کے لیے فوج اور عسکری سامان بھیج کر ہر ممکن مدد فراہم کریں۔ مولانا معراج محمد قریشی کی دعا پر ریلی اختتام پذیر ہوئی۔ (الراقم: عبدالسلام ناظم کوہاٹ K.P.K)

سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا کھل کر ساتھ دیا، پاکستان بھی حق وفا ادا کرے۔

✽ لاہور..... سعودی عرب کی حمایت کا فیصلہ ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔ حکومت کا یہ اقدام حب الوطنی کا مظہر اور حجاز مقدس کی محبت سے بھرپور ہے۔ سعودی عرب تنہائی کے اس دور میں پاکستان کا مخلص ترین اور سب سے بڑا معاون ملک ہے۔ سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا کھل کر ساتھ دیا پاکستان بھی حق و فداوار کرے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے زیر اہتمام ”پریس کلب“ لاہور کے باہر سعودی عرب کی حمایت میں کیے گئے مظاہرہ سے ضلعی امیر رانا محمد نصر اللہ خاں نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب صرف پاکستان کا دوست ملک ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا مرکز ایمان اور محوِ محبت بھی ہے۔ سعودی عرب کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ نکال دی جائے گی۔ کروڑوں پاکستانی سعودیہ کی مقدس سرزمین اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ حکومت اگر سعودی عرب فوج بھیجے گا فیصلہ نہیں کرتی تو سعودی عرب اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنے لاکھوں جانباز کارکنوں کو بھیجے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب تک صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے ہزاروں کارکنان حرمین شریفین کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے نام نکھوا چکے ہیں۔ سعودی عرب کی حمایت میں مظاہرہ سے لاہور کے رہنماؤں جناب قاری عبدالتین اصغر، مولانا محمد ارشد نیگم کوٹی، مولانا محمد ابراہیم سلفی، امتیاز احمد مجاہد، قاری محمد افضل عزیز، پروفیسر مطیع اللہ باجوہ، پروفیسر شہباز حسن، حافظ محمد نواز، مولانا محمد ارشد پریسی، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی اور علامہ ذمیر احمد ظہیر نے بھی خطاب کیا۔ (شعبہ اطلاعات مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور)

حرمین شریفین کا دفاع ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کی سلامیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے

✽ اسلام آباد..... ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد حنیف جالندھری کی سربراہی میں وفاق المدارس کے اعلیٰ سطحی وفد نے سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کے مشیر ڈاکٹر عبدالعزیز العمار اور ان کے رفقاء سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے وفد میں مولانا عبید اللہ خالد ابن سلیم اللہ خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ (کراچی)، مولانا دانا اللہ ناظم تعلیمات جامعہ بنوری ٹاؤن (کراچی)، مولانا قاضی عبدالرشید ڈپٹی جنرل سیکرٹری وفاق المدارس (راولپنڈی)، مولانا ظہور احمد علوی مسؤول وفاق المدارس (اسلام آباد)، مولانا نذیر احمد فاروقی اور مولانا عبدالقدوس محمدی شامل تھے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے سعودی مہمانوں کے ساتھ اظہارِ نیکی کرتے ہوئے انہیں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ حرمین شریفین کا دفاع ہمارے ایمان اور عقیدے کا حصہ ہے اس میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب ہمارا ایمانی وطن ہے اہل کی سالمیت اور امن و امان پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے کہا کہ بعض عاقبت نااندیش عناصر پاکستان اور سعودی عرب کے دیرینہ تعلقات کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں ان کے عزائم کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو عناصر پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنا چاہتے ہیں انہیں ناکامی ہوگی۔ اس موقع پر سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کے مشیر ڈاکٹر عبدالعزیز العمار نے کہا کہ سعودی عرب پاکستان اور پاکستانی قوم کی مخلصانہ محبت اور لازوال دوستی کے قدردان ہیں اور ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے رہے اور آئندہ بھی کسی مشکل گھڑی میں پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑیں گے تاہم انہوں نے واضح کیا کہ وہ بھی مشکل کی اس گھڑی میں پاکستانی قوم سے مخلصانہ اور بے لوث تعاون کی امید رکھتے ہیں۔ انہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ وفاق المدارس نے دینی علوم کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے جو گرامر خدشات سرانجام دیں وہ آج بزرے لکھنے کے قابل ہیں۔

سعودی عرب کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ جامعہ سلفیہ میں پاک سعودی تعلقات پر سیمینار

❁ **فیصل آباد**..... امت مسلمہ اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہے۔ اس میں اہم ترین مسئلہ فرقہ بندی اور اختلافات ہیں۔ انہیں ختم کرنے کے لیے علماء کو کلیدی کردار ادا کرنا چاہیے۔ خود بھی فرقہ بندی اور اختلافات سے اجتناب کریں اور عوام کو بھی متحد کریں۔ ان خیالات کا اظہار مکتب الدعوة اسلام آباد کے نائب مدیر الاستاذ متعصب بن محمد الجدیعی نے علماء کرام کے سیمینار سے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ بعض نادان دوست سعودی یمن جنگ کو فرقہ واریت کا رخ دے رہے ہیں جبکہ یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ باغیوں کے خلاف آپریشن ہے۔ جس کا غایز بن کی قانونی اور شرعی حکومت کے بھرپور مطالبے

پر کیا گیا۔ بغاوت اور دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے۔ آج دنیا کو پر امن بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے تمام گروپس کو ختم کیا جائے جو مسلح ہو کر پر امن ریاستوں میں فتنہ فساد پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب ہمیشہ پر امن بقائے باہمی کا قائل رہا ہے۔ لیکن امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے۔ اس سے قبل پر پٹیل جامعہ چودھری یسین ظفر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس سیمینار میں شریک علماء کی تعلیمی، دعوتی و اصلاحی سرگرمیاں قابل قدر ہیں اور معاشرے میں اسلامی اقدار کو فروغ دینے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے سعودی یمن قضیہ پر سعودی موقف کی بھرپور تائید کی۔ اور کہا کہ وقت آگیا ہے کہ دنیا سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ انہوں نے سعودیہ کی غیر مشروط حمایت کا اعلان کیا اور کہا کہ پاکستان کو بھی سعودیہ کی غیر مشروط حمایت کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ سعودیہ بھی پاکستان کے ساتھ اقتصادی، معاشی اور سیاسی تعاون کے لیے کوئی پیشگی شرائط عائد نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم دینی غیرت و حمیت رکھتی ہے۔ وہ ارض حرمین پر آنچ نہیں آنے دے گی اور خود سعودیہ کا دفاع کرے گی۔ سیمینار سے ڈاکٹر عتیق الرحمن، مفتی عبدالرحمن، حافظ سعود عالم، مولانا محمد یونس نے بھی خطاب کیا۔ (شعبہ نشر و اشاعت جامعہ سلفیہ)

ایبٹ آباد میں تحفظ حرمین شریفین ریلی

⊗ ایبٹ آباد..... یہ ریلی مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام تحفظ حرمین شریفین کے سلسلے میں ۱۵ اپریل کو ایبٹ آباد شہر میں ریلی نکالی گئی۔ ریلی سے امیر K.P.K فضل الرحمن مدنی، اور ناظم ڈاکٹر ذاکر شاہ نے، ضلعی امیر مولانا صدیق مبلغ ضلعی ناظم مولانا اورنگزیب تحصیل کے امیر مولانا الیاس مشتاق، تحصیل ناظم قاری عبداللطیف، مولانا عتیق الرحمن، حاجی محمد بشیر، مولانا سرفراز خان فاروقی، محمد سعید قریشی و دیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ یہود و ہندو عالم اسلام میں اسلامی ممالک کو مختلف طریقوں سے پریشان کرنے کی جو گناہوں کی سازش کر رہے ہیں اس کا سدباب کیا جانا چاہیے۔ سعودی عرب ہمارا محسن ہے سیاستدانوں کو اس مسئلے میں ناگ اڑانے کی ضرورت نہیں۔ جس طرح سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا ہمیں بھی مفاد سے بالاتر ہو کر مخلص دوست کی حیثیت سے ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیے۔ مولانا فضل الرحمن مدنی نے کہا کہ پروفیسر ساجد میر نے جس طرح جرات اور بہادری سے جماعت کی اہمیت بڑھائی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ اہلحدیث کا بچہ بچہ سعودی عرب کی حفاظت کے لیے مرنے کا مگر حرمین شریفین پر آنچ نہیں آنے دے گا۔ ریلی جناح چوک سے پریس کلب تک نکالی گئی ریلی میں پریس سیکرٹری امجد علی، تحصیل ناظم مالیات سردار محمد یعقوب، جبکہ اہلحدیث یوتھ فورس کے ضلعی قائدین حافظ دیشان احمد، قاری یاسر صادق، مولانا نیاز، مولانا آصف مسعود، سردار ظاہر، محمد عاصم چودھری، اور اہلحدیث سنوڈس فیڈریشن کے صوبائی قائدین عبدالرحمن مدنی، اور انیس خلیل نے بھرپور طور پر شرکت کریں گے۔

سعودی عرب کے لیے پاکستانی عوام کا جذبہ قابل احترام ہے

⊗ اسلام آباد..... پاکستانی عوام نے جس محبت اور جذبے سے حرمین الشریفین کی مقدس سرزمین کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے یہ قابل تحسین ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستانی عوام کا حرمین الشریفین سے تعلق ہر قسم کے مسلک سے بالاتر ہے۔ ان خیالات کا اظہار حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد، ڈاکٹر سید طیب الرحمن زیدی سینئر نائب امیر، حافظ محمد الیاس چوہدری نائب امیر، مولانا عبدالرؤف نائب امیر، چوہدری محمد یوسف سلفی ناظم، قاری ظہیر احمد ہزاری، حافظ عابد رشید ناظم مالیات، ایم این اے سلفی ناظم رابطہ، راشد شیخ صدر AYF نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ حافظ مقصود احمد نے کہا کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ بات سنہری حروف سے لکھی جائے گی۔ حرمین الشریفین کے تحفظ کے لئے تمام مذاہب کے فرقوں، مسلکوں، عقیموں اور جماعتوں کی قیادت میں اپنے بھرپور جذبے کا اظہار کیا یہ بات بھی قابل توجہ ہے ہندوؤں کی تنظیم نے حرمین الشریفین سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مکمل حمایت کا اعلان کیا اس سے پوری دنیا کو یہ پیغام جاتا ہے کہ حرمین الشریفین کے بارے میں مسلمان کوئی ایسی بات سننا گوارہ نہیں کر سکتے جس سے مقامات مقدسہ کو کوئی خطرہ لاحق ہو۔ (ایم این اے سلفی اسلام آباد)

سعودی حکومت اور حرمین شریفین کا تحفظ مسلم امہ کی ذمہ داری ہے

⊗ فیصل آباد..... جج آرگنائزر زریسیو ایٹن آف پاکستان کے مرکزی چیئرمین حاجی مقبول احمد جنرل سیکرٹری ثناء اللہ خان اور چیئرمین میڈیا کمیٹی حافظ شفیق کاشف نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ برادر اسلامی ملک سعودی عرب کی سلامتی و خود مختاری کے لیے پاکستان کے عوام، حکومت اور فوج کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ حرمین شریفین مسلم امہ کی عقیدتوں کا مرکز ہے جس کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہوگی اور کعبۃ اللہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حرمین شریفین کے خلاف ناپاک عزائم رکھنے والے ہر دور میں ذلت و رسوائی اور عبرت کا نشان بنے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کی حفاظت کسی پارلیمنٹ سے منظوری کی محتاج نہیں لہذا آل سعود جو سو سال سے حرمین شریفین کی خدمت میں مصروف ہے اس کی حکومت کا تحفظ بھی مسلم امہ کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سازش کے تحت کچھ لوگ حرمین شریفین اور سعودی قیادت کو الگ الگ کر کے حرمین شریفین کی مشروط حمایت کا تاثر دے کر اپنے خبث باطن کا اظہار کر رہے ہیں ایسے عناصر کی پاکستان کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ بلکہ پاکستان کے عوام سعودی حکومت اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے پرعزم ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان یمن، سعودی عرب تنازعے کو ایک آئینی حکومت کی بقاء اور بیت اللہ کی جنگ سمجھتے ہیں۔

گوجرہ میں تحفظ حرمین شریفین ریلی

⊗ مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام سعودی عرب کے حق میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائد علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی ہدایت کے مطابق تحفظ حرمین شریفین ریلی نکالی گئی۔ جامع مسجد قباء اہلحدیث کالج روڈ گوجرہ سے شروع ہو کر شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی ریلی مکلاں والا چوک میں پہنچی۔ شرکائے ریلی راستے میں قدم بڑھاؤ ساجد میر ہم تمہارے ساتھ ہیں اور پاک عرب دوستی پاک فوج زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ ریلی کی قیادت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ نے کی۔ چوک مکلاں والا میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران حافظ محمد اسلم جٹ، مولانا نیاز الہی گوری، مولانا غلام مرتضیٰ عابد

میاں محمد افضل، مولانا عدنان افضل، حافظ محمد عالم گیر کمالیہ، حافظ عبدالرزاق سلفی پیر گل، مولانا محمد افضل عتیق سمندری، AYF تحصیل گوجرہ، میاں محمد سلیم، ملک محمد ارشد، حافظ محمد عمران شاکر، حافظ عبدالباسط و دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ حافظ محمد عمران شاکر اسٹیج سیکرٹری تھے۔ تحصیل بھر سے کارکنوں کی بہت بڑی تعداد نے ریلی میں شرکت کی۔ پولیس کی نفری بھی ریلی کے ہمراہ رہی۔ (منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ)

مسلم امہ کے مرکز دھوکا دفاع ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ سعودی عرب پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے

✽ نارووال..... مسلم امہ کے مرکز دھوکا دفاع ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ سعودی عرب پر کسی قسم کی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ پاکستان کے عوام سعودیہ کے دفاع کے لیے حکومت پاکستان اور پاک فوج کی حمایت کرتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان مکہ اور مدینہ کے حامی ملک کو کسی بھی صورت میں کمزور نہیں دیکھنا چاہتا۔ ویسے بھی سعودی عرب نے ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ اس لیے دوستی اور مسلم بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ اس مشکل وقت میں سعودی عرب کے استحکام کے لیے سعودی عرب کا ساتھ دیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار ضلعی امیر حافظ عبدالجید بٹ اور ضلعی صدر AYF عبدالوہید بٹ اور نذیر احمد اسد نائب امیر تحصیل نارووال نے 15 اپریل کو منعقدہ تاجدار ختم نبوت کانفرنس میں کیا۔ (منجانب: ناصر حکیم بھٹی بدولہی)

تحصیل شیخوپورہ کا اہم اجلاس

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل شیخوپورہ کا اہم اجلاس زیر امارت جناب پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب امیر تحصیل شیخوپورہ مورخہ 26 اپریل 2015ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد مدنیہ اہل حدیث گھنگ روڈ شہر شیخوپورہ میں منعقد ہوگا۔

خصوصی خطاب: حضرت مولانا مبشر احمد مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی، حضرت مولانا حافظ عبدالباسط شیخوپوری۔ مہمان خصوصی: محترم جناب میاں محمد راشد سرپرست تحصیل شیخوپورہ منجانب: عبدالستار انجم (ایم اے) ناظم تحصیل شیخوپورہ

خطبات جمعۃ المبارک

✽ ضلع اوکاڑا میں 54 مختلف مقامات پر خطبات جمعۃ المبارک بتاریخ 24 اپریل 2015ء منعقد ہو رہے ہیں۔ زیر قیادت حافظ عبدالسبع اوکاڑوی (امیر ضلع اوکاڑا) میاں غلام مصطفیٰ آصف ناظم ضلع اوکاڑا، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف سرپرست ضلع اوکاڑا، علماء کرام عظمت بیت اللہ کے عنوان پر خطبات جمعۃ ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت ضلع اوکاڑا

ضرورت خادم

✽ ایک خادم عمر رسیدہ جو پڑھنا لکھنا جانتا ہو ایماندار نمازی، سلفی العقیدہ ہونا ضروری کی فوری ضرورت ہے۔

رابطہ: جامعہ ام حبیبہ للبنات لاہور 0304-4794747

درخواست دعائے صحت

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث الفیصل ٹاؤن کے امیر مولانا رحمت اللہ ربانی اور ناظم قاری احسان الحق حقانی صاحب شدید بیمار ہیں قارئین ان بزرگوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: محمد طلحہ سیف، جنرل سیکرٹری AYF الفیصل ٹاؤن لاہور

ہدیۃ تبریک

✽ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے ایک بار پھر سینیٹر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے چھٹی بار امیر محسن جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو ناظم اعلیٰ اور محترم حاجی عبدالرزاق کو ناظم مالیات بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مختلف مقامات سے احباب جماعت نے مبارکباد کے پیغامات ارسال کیے ہیں۔ (ادارہ)

✽ حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی لاہور ✽ محمد ابراہیم سلفی لاہور ✽ قاری محمد ادریس عاصم لاہور ✽ نعمت اللہ ظفر وزیر آباد ✽ مولانا قاری محمد اعظم عارف خطیب میر پور آزاد کشمیر ✽ قاری عبدالغفار سلفی بلوچ شیخوپورہ ✽ پروفیسر حافظ ثناء اللہ ✽ چوہدری بشیر احمد گجر رائے ثناء اللہ ✽ محمد مزہ انجم ✽ عبدالستار انجم ایم اے شیخوپورہ ✽ ڈاکٹر عبدالشکور انجم ✽ محمد اقبال گوندل ✽ قاری محسن ابراہیم گوجرانوالہ ✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث کھڈیاں کے رہنما وں حاجی احمد دین محمود مولانا محمد عبداللہ سلیم ✽ قاری سلیم عابد ✽ حافظ محمد طارق ضیاء ✽ عبدالواحد ندیم ✽ مہر عتیق الرحمن ✽ مولانا حمید اللہ ✽ عزیز الرحمن فاروقی ✽ مولانا حمید اللہ ✽ حکیم رضاء اللہ طالب ✽ چوہدری عنایت اللہ بھٹی ✽ مولانا عبدالرحمن سلفی ✽ مولانا عبد اللہ انور ✽ ڈاکٹر محمد نوید اکبر ✽ شفیق الرحمن ✽ ڈاکٹر محمد اقبال حنیف ✽ مولانا محمد اکرم

ضروری اعلان

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث اور AYF کے صوبائی و ضلعی، شہری اور تحصیل ذمہ داران نے سعودی عرب کی حمایت اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے جہاں بھی جلسوں، ریلیوں اور پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا ہے ان کی تصاویر اور اخباری تراشے فوری طور پر ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 106 راوی روڈ لاہور کے نام ارسال فرمائیں۔ والسلام (مولانا) محمد نعیم بٹ سینیٹر ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

حافظ شریف اللہ شاہ حفظہ اللہ کی مرکز اہل حدیث آمد

✽ 14 اپریل 2015ء بروز منگل حافظ شریف اللہ شاہ خطیب بریڈ فورڈ برطانیہ مرکز اہل حدیث تشریف لائے جہاں پر انہوں نے امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری رانا محمد شفیق خاں، سپروڈی و دیگر احباب کتب سے ملاقاتیں کیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ بعد ازاں انہوں نے مرکزی دفتر اور خصوصاً پیغام ٹی وی کا وزٹ کیا اور جماعت کی کارکردگی کو سراہا۔ یاد رہے کہ حافظ شریف اللہ شاہ حفظہ اللہ 5 اپریل کو پاکستان تشریف لائے۔ یہاں ان کا قیام ایک ماہ ہوگا۔ وہ جماعتی پروگراموں اور تقاریب میں شرکت کریں گے۔ (محمد عمران مجاہد۔ فیروز ٹوئٹا شیخوپورہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

✽ 10 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اہل حدیث

پک نمبر 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل ضلع ننکانہ میں مولانا

قاری شفیق الرحمن نے حقوق العباد پر پڑھایا۔ دریں اثناء انہوں نے حوائی باغیوں کی مذمت کی اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں نچھاور کرنے کا عہد کیا۔

منجانب: عبدالمنان والہ پک ہذا

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹھینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

ضروری اعلان

وفاق المدارس السلفیہ کے زیر اہتمام امتحان
دینے والے طلبہ طالبات کے لیے

وقت کی کافی
30
30
40
40

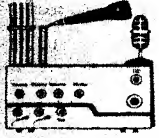
عظیم خوشخبری

وفاق المدارس السلفیہ کے تمام مراحل
(ماتر خامہ عالیہ اور عالیہ) کے

ماڈل امتحانی پرچہ جات دستیاب ہیں

خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں

فاروق الرحمن یزدانی
0300-7602417
0323-7602417



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
درائٹی دستیاب ہے۔

محمد ریشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹر ایم اکرام مغل (ماہر مینیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹھینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزدیکی فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



بہارن محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کوالیفائیڈ مینیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی مستند فاضل الطب
والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ڈبل ایوارڈ یافتہ
گولڈ میڈلسٹ سابقہ لیکچرار طبیہ کالج ماہر معالج
علاج با الغذاء علاج بالتدبیر علاج بالدواء
19 اپریل تا 15 مئی 2015 سعودیہ میں ہوں گے

059-2793211

058-0489320

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل اصلاحی تبلیغی و دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

خواہش مند حضرات مبلغ چالیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر دس کتابیں مفت منگوائیں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں

پیارے نبی ﷺ کی پیاری نماز!

دم ذریعہ علاج کتاب و سنت کی روشنی میں

تعارف اہل حدیث

نماز کے بعض اہم مسائل

قرآنی اور مسنون دعائیں

حرز اعظم

مسائل زکوٰۃ

طریقہ صیام و قیام

فضیلت اسلام!

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل مدلل رنگین اور خوبصورت سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی مفت زیر تقسیم ہے۔ مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات صرف بیس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب اردک	دراق غرہ	خم خرفہ
آب بکری	آب لیمون	شہد خالص	بہن سفید	عود ہندی
زعفران	مردارید	دراق طلا	سنبل	بادرنجبیہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	خم کامو	درد بخترلی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تر بوڑ
کل دہی	لاچنی خورد	کبر پاشی	بہن سرخ	

پاکستان بھر میں

فوری

ہوم ڈسٹریبیوٹری
0314-3085577

مکمل علاج ہلکے خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

فیصل

معجون قوت اعصاب زعفرانی

12133 کا اکا کسیر مرکب

- ☆ خوشگوار زندگی کے لحاظ مزید پر کیف
- ☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
- ☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
- ☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
- ☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید



زعفران	چائیکل	ناگ موش	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مکمل	جلوتری	حج	مغز بنولہ	سکھاڑا	کشت چاندی
مردارید	دارچینی	اکر	لاچنی خورد	چنگ کا کج	شکوہ اذخر
دراق طلا	لوگ	مانیس	لاچنی کلاں	مغز بنولہ	33 اجزاء
دراق غرہ	گوند بکر	چرموگے	ترنجبین	ماچھڑ	
مغز چاندی	مغز بادام	رس کٹواکی	بہن سفید	گوند تیرہ	

مبارک باد مبارک باد مبارک باد مبارک باد مبارک باد مبارک باد

20 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

ہدیہ تبریک

کے کامیاب انعقاد پر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس کی جانب سے
تحفظ حریم شریفین شاندار ریلی پر

ہری پور کی ضلعی قیادت

جناب حافظ ابراہیم خلیل
(ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ہری پور)
0333-5560919

جناب غلام مصطفیٰ چوہان
(ایمر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ہری پور)
03018100881

حاجی عبدالصبور اعوان
(ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ہری پور)
03015616317
03459682749

اور جملہ ذمہ داران ضلع، تحصیل، زون، سٹی اور کارکنان کودل کی اتھا گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

حکیم عبدالباری سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ہری پور
مبارک دواخانہ نیلم مارکیٹ مین بازار ہری پور 03009114873





بیت قرآن لاہور

قرآن مجید

ماہنامہ

پاکستان

عبداللہ

عبدالرحمن

عبدالغنی

عبدالغفور

عبدالغنی

عبدالغفور

بیت قرآن لاہور

المدرسة العالمية تفتتح أبواب القرآن

3 مئی 2015

صبح 9 نوے

نماز عصر تک

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

محمد یعقوب

امام القراء الجودین

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

محمد یعقوب

امام القراء الجودین

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

قاری محمد امجد علی صاحب

الحمد لله الذي هدانا لهذا

اہل بیتؑ اور پندرہ فوجیں پاکستان

حرمین سرحدیں

زمر نظامت

تہذیب و ادب

قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا

صَاحِبُ

امید
مرکزی
جمعیت
اہلحدیث
پاکستان

بتاریخ

محترمة
عليكم السلام
وآلها
الطاهرين

مناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل بیت
پاکستان

هفت

2015

30

منی اسٹیڈیم گوجرانوالہ

حافظ محمد عمران تبس | حافظ مینظو الحی

صدر اہل نیشدلویتھ فورن پنجاب | جنرل سکریٹری اہل نیشدلویتھ فورن پنجاب

فیصل فضل شاہ

اہل جیش و نو تہ فورس پاکستان

ذاکر الرحمن صدیقی

اَلْیَئِشْدِ لَوْنِھُ فُورِں پَکِستَانِ

0333-7384580

0303-6004005

عطیہ اشتہار چوہدری محمد منور کا ہلوں

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ظفر وال جامع مسجد ساقی کوثر اہلحدیث ٹھٹھار

کو سینئر
بننے پر
اور مرکزی جمعیت
الحدیث پاکستان کے
ایک بار پھر بلامقابلہ
امیر منتخب ہونے پر

پروفیسر
سینئر
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ
سید احمد

جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ
عاجی عبدالرزاق
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

فاضلہ اشخ
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ
ڈاکٹر عبدالکریم
حافظ
کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر

اس کے علاوہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد میاں محمود عباس اور مولانا مبشر احمد مدنی کو
بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر
بہت بہت مبارک باد

کھکشاں کالونی، سندری، فیصل آباد
0300-7227540
0346-7227540

منجانب
بہادر علی سیف جامع مسجد قصی اہل تشیع
دارالین النظامیہ

ساجد میر

جناب محترم
پروفیسر
سینیٹر

حسب
حفظہ اللہ

کو سینیٹر بننے پر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ایک بار پھر بلا مقابلہ **امیر** منتخب ہونے پر

جناب محترم
حاجی عبدالرزاق

حفظہ اللہ

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

جناب محترم
ڈاکٹر عبدالکریم

حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

مبارکباد

منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے پیش کرتے ہیں۔

محمد سعید اختر

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

میاں طاہر محمود

ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

عرفان اللہ ثنائی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

0300-9605509

0300-6243969

Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

CPL No
116

Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

شاہد امیر حفظہ اللہ

کو سینئر منتخب ہونے اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا بلا مقابلہ امیر منتخب ہونے پر

حافظ عبدالکرم حفظہ اللہ حاجی عبدالرزاق حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان منتخب ہونے پر

مفت محمد رفیع صاحب ناظم اعلیٰ مجلس اہل حدیث پاکستان مفت محمد رفیع صاحب
کو بالترتیب سرپرست، امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب
نامزد ہونے پر دل کی گہرائیوں سے پیش کرتے ہیں۔

بدیہ نیری

قاری ابوبکر عثمانی رئیس جامعہ عثمانیہ اہل حدیث، مدظلہ روضہ نواب چوک، گوجرانوالہ۔
0300-6406527

اللہ تعالیٰ
ان کے
علم و عمل
اور عمر میں
برکت فرمائے۔